## مدینۃ المسیح

**ایوان خلافت**

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اگرچہ علی العموم ناساز رہی۔ کھانسی کی شکایت ہے۔ اور ضعف بہت ہے۔ اسی وجہ سے تین چار روز عصر کا درس بھی نہیں ہو سکا۔ اللہ تعالیٰ بکمال خوبی سے درگزر فرمائے۔ اور ہم آپکی پاک ہدایات پر عامل ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔ باوجود اس حالت کے عورتوں میں درس قرآن حدیث بدستور دیتے رہے اور ظہر کے بعد انگریزی ترجمہ قرآن کے نوٹ وغیرہ بھی سن لیتے ہیں۔ ۲۵ کو مردوں میں بھی درس ہوا۔

**اہل بیت**

(۱) صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ۲۴ جنوری ڈیڑھ بجے دعوت الی الخیر کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے منشاء کے ماتحت چکوال تشریف لے گئے۔ چکوال ریلوے سٹیشن سے قریباً ۶۰ میل ہے اور آپکی طبیعت میں ضعف ہے مگر اولوالعزمی اور اللہ تعالیٰ کی توفیق اس سفر کو آسان کر دیگی۔ اس سفر میں غالباً دس دن آپکے خرچ ہونگے۔ اس دوران میں انصار اللہ یا دعوت الی الخیر یا اخبار کے متعلق جو خط و کتابت ہوگی۔ اس کی تعمیل ہوتی رہیگی۔ البتہ جن خطوط کا تعلق آپکی ذات خاص سے ہے۔ ان کا جواب آپکے آنے پر ملیگا۔

**دعاء صحت:** میرزا شریف احمد صاحب کو دو دن بخار آیا۔ الم ہے احباب توجہ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت بخشے۔

**رفقاء سفر:** مفتی فضل الرحمن صاحب صاحبزادہ صاحب کے ساتھ گئے ہیں۔ وزیر آباد سے مولوی حافظ روشن علی صاحب بھی ساتھ مل جائینگے اور شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور بھی تشریف لیجاتے ہیں۔ واپسی پر جہلم یکم فروری ان صاحبوں کے لیکچر ختم نبوت مسیح موعود اسلام کے اصول پر ہونگے۔

**صدر انجمن کا اجلاس:** ۲۵ جنوری کو صدر انجمن کا اجلاس ہوا۔ کمیٹی تخفیف عملہ و اخراجات کی رپورٹ پیش ہوئی۔ اگلے ہفتہ نتیجہ سے اطلاع دی جائیگی۔

**دونو مدرسے:** ششماہی امتحانات کے نتیجے نکل آئے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ میں جیسا کہ الفضل نے سجسٹ کیا تھا۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نے نقشہ سامنے لٹکا کر ہفتہ بھر کے واقعات طلباء کو سنائے۔ اور کہا کہ آئندہ یہ سلسلہ انشاء اللہ جاری رکھا جائیگا۔ یہ بہت عمدہ طریق ہے۔ اور مولوی محمد سرور صاحب نے اثبات پر لیکچر دیا۔ کہ مسیح زندہ ہو یا مردہ دوبارہ نہیں آ سکتا جس میں کئی دلچسپ علمی نکات تھے۔

**متفرقات:** مفتی محمد صادق صاحب راولپنڈی جہلم گجرات لاہور سے ہوتے ہوئے واپس تشریف لائے ۲۵ کو پھر دہلی روانہ ہوئے۔ مولوی شیر علی صاحب کا مکان بہت شاندار تیار ہو گیا ہے۔ موضع ڈلہ میں ۲۰ جنوری کپتان صاحب بہادر پولیس تشریف لائے عمائد بٹالہ کی معرفت صلح کی تحریک ہوئی مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا جس چور نے گھڑی بھی چرائی اسے ایک سال کی قید ہو گئی۔

**آمد مہمانان:** شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد سے معدود نفر۔ محمد ابراہیم صاحب بغدان پشاور۔ حافظ محمد صاحب سب انسپکٹر جموں۔ غلام حسین خیر الدین۔ سراج الدین فضل حسین امیر بخش تاج دین صاحبان امرتسر لاہور سے دستی ہو گئے مسٹر عبدالرحمن یورپین نومسلم محمد خاں صاحب و غلام حسین بیگ صاحب تالیہ پہاڑیانہ سے بابو محمد امین صاحب لاہور سے اللہ دتا نمبردار چھینبر ضلع گجرات سے عصمت اللہ وسید عالم صاحب ہزارہ سے لال دین پونچھ سے غرض رجسٹر دیکھنے سے ظاہر ہے کہ آج ۲۵ جنوری کو ۴۸ مہمان ہیں۔

**پروگرام احمدیہ ٹورنیمنٹ:** ۲۹ تاریخ جمعرات کو ۹ بجے ہائی سکول و مدرسہ احمدیہ کی ٹیموں کا میچ ہوگا۔ جو ٹیم ان میں سے جیتیگی وہ جنٹلمین کلب ٹیم کے ساتھ جمعہ ۹ بجے کھیلیگی اور جمعرات ۲ بجے ہائی سکول و جنٹلمین کلب کا ہاکی میچ ہوگا جو ٹیم جیتے گی وہ مدرسہ احمدیہ کے ساتھ جمعہ ۲ بجے بعد عصر کھیلیگی رسہ کشی بھی ہوگی دونوں کیلئے چاندی کے کپ مقرر ہیں کچھ اور انعام بھی جمعہ شام کو تقسیم ہونگے۔

باہتمام میرزا عبدالغفور بیگ مہتمم ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر کے شائع ہوا

# ممالک غیر کے تار

(پریٹوریہ ۲۲ جنوری) اعلان ہُوا ہے کہ ہندوستانیوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ پرامن مزاحمت کی تجدید سے پہلے وہ کمیشن تحقیقات کے نتیجہ کا انتظار کریں گے۔ احکام نے مقید پرامن مزاحمت کرنے والوں کو رہا کئے جانیکا مطالبہ منظور کر لیا ہے +

فوجی زندگی و ملازمت کو ہر دلعزیز بنانے کی غرض سے انگلستان کے صیغہ جنگ کے اہتمام سے سپاہیانہ زندگی کے مختلف مناظر سینیٹو گراف فلم کے ذریعہ سے دکھلانے کا انتظام کیا گیا ہے +

(لنڈن ۲۱ جنوری) لنڈن کے آٹھ ہزار مزدوران کوئلہ اور چھکڑے والوں نے ایکسے کام بند کر دیا۔ وہ فی ٹن ایک پینی زائد اجرت مانگتے ہیں +

(لنڈن ۲۱ جنوری) لنڈن کے ایک سوداگر نے ٹامس کراموں کی تصویر جو ارل آف کیلڈن کی ملک تھی ۳۰ ہزار پونڈ پر خرید کی ہے +

(پورٹ سعید ۲۱ جنوری) پی اینڈ او کمپنی کے سٹیمر مولڈاویہ نے ۰۰ ۷ ۳ ۵ پونڈ کا سونا ہندوستان کے لئے بار کیا +

(روما ۲۳ جنوری) دلونا کا تار مظہر ہے کہ اسمٰعیل کامل البانیا کی پریزیڈنسی سے مستعفی ہو گیا۔ اور اس نے اپنے اختیارات ایک کمیشن کو تفویض کر دئے ہیں جس نے فیوزی کو جو اب تک وزیر داخلہ تھا۔ ایک سابق وزیر اس کے ماتحت مقرر کر کے سربراہ کار مقرر کیا ہے +

البانوی دستوں نے البانیا و اپیرس کے ان دیہات پر جو یونانیوں نے خالی کئے ہیں حملے کرنے شروع کر دیئے ہیں حکمران کمیشن نے فوجی پولیس کی ایک پلٹن کو ہر خطر اضلاع میں جانے کا حکم دیا ہے +

(شنگہائی ۲۳ جنوری) یہاں ایک مشہور جرمن نیومن کی بیوی کی ہلاکت سے سنسنی پھیل گئی ہے اسکی انگلیاں کاٹ ڈالی گئی تھیں جو انگوٹھیاں حاصل کرنے کا سہل ترین ذریعہ ہے۔ چار ہزار پونڈ قیمت کی اشیاء کا سرقہ ہُوا +

(جوہانسبرگ ۲۲ جنوری) تجارتی انجمن کی جدید منتظم کمیٹی نے خفیہ جلسہ میں فیصلہ کیا۔ کہ عام ہڑتال تا اطلاع مزید ملتوی رہے

امیرم میں آتش فشانی (سڈنی ۲۲ جنوری) کے بعد دیگر پہاڑوں کے دہانوں سے آگ کے شعلے نکلنے لگے۔ باشندے جن کی

تعداد اڑھائی ہزار تھی۔ اکثر جلائے محفوظ میں پہنچا دئے گئے ہیں جائیں مواد آتشین کی نہروں کی بھینٹ ہوئیں +

میکسیکو میں خانہ جنگی۔ (لنڈن ۲۲ جنوری) دارالحکومت کے جنوب میں ۳۶ میل کے فاصلہ پر باغیوں کو شکست ہوئی۔ اور ان کے ۲ ہزار آدمیوں کا نقصان ہُوا +

# ہندوستان کی خبریں

گورنمنٹ پنجاب نے یوگانتر نامی اشتہار کی کاپیاں قابل ضبطی قرار دیں +

ایم نیاز علی اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ راولپنڈی کو تین ماہ ۲۲ یوم کی فرلو عطا ہوئی +

مقدمہ سازش باریسال۔ اس مقدمہ میں سشن جج باریسال نے حکم سنایا۔ رمیش آچاریہ اور رحباتن رائے کو ۱۲ سال قید۔ جتیندرا گھوس نیران کار اور روہنی گوہا کو دس سال قید۔ گوپال ترا اور بریٹو ناتھ اچاریہ کو سات سال قید۔ بعبور دریائے شور اور دو کو دو دو سال کی سزا ہوئی +

نواب صاحب بہادر رامپور نے اسلامیہ سکول بریلی کو دس ہزار روپیہ عطا فرمایا +

ہفتہ مختتمہ ۱۷ جنوری میں ہندوستان میں پلیگ کے ۲۰ ۵ ۱ کیس ہوئے۔ اور ۰ ۷ ۰ ۴ اموات ظہور میں آئیں +

بقول پائینیر ڈلہ سے کابل تک کی سڑک اس موسم سرما میں بغایت غیر محفوظ ہے۔ بہت سے کاروانوں پر چھاپے پڑ چکے ہیں +

غزنی کی جنوبی و مغربی سڑکیں بھی غیر محفوظ بتائی جاتی ہیں +

اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ ۱۸ جنوری کو سرحدیوں نے پٹادر شہر کے سٹیشن پر ڈاکہ ڈالا تھا۔ بعض آوارہ گرد بدمعاشوں نے سنتری کی طرف جو سقف سٹیشن پر تھا۔ چند گولیاں سرکی تھیں۔ جنکا جواب ملنے پر بھاگ گئے۔ یہ واقعہ پولیٹیکل نوعیت نہیں رکھتا +

لکھی چند اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر خیرآباد ڈیڑھ سو روپیہ اپنے سرحدی گرفتار کنندوں کو دیکر رہا ہُوا ہے +

بوبیلی متصل کوئٹہ میں عنقریب سمنٹ کا ایک بڑا کارخانہ جاری کیا جائیگا +

میاں محمد بخش صاحب نامور سوداگر آسٹریلیا کے

صاحبزادہ کی برات بہت سے معززین کے ساتھ خان بہادر اللہ بخش خاں صاحب پنشنر پولیٹیکل افسر کے ہاں ان کی کوٹھی واقعہ فیروزکوٹ روڈ پر گئی + رسم نکاح عمل میں آئی۔ اور سہ پہر کو برات رخصت ہوئی +

ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے صوبہ ہذا میں برٹش ایجنسی اور سکھوں کے عہد کے پرانے کاغذات کی دیکھ بھال اور امتحان کی تجویز منظور کر لی ہے +

شب دوشنبہ کو سڑک خیبر پر علی مسجد کے متصل سرحدی ڈاکوؤں نے قلیوں کے کیمپ پر چھاپہ مارا۔ مگر چنداں نقصان نہیں ہُوا +

مسٹر ایل۔ ایچ ٹانس انسپکٹر کارخانہ جات صوبہ دہلی مقرر ہوئے ہیں +

جعفر یوسف منیجر کریڈٹ بنک کے خلاف ۲۸ ہزار روپے کی خیانت مجرمانہ کا مقدمہ ۲۱ جنوری کو چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہُوا +

ڈھاکہ میں ۱۹ جنوری کو فوجی نقل و حرکت شروع ہوئی۔ جبکہ سپاہ نے بازاروں سے کوچ کیا۔ اس کی صف ۲ میل لمبی تھی +

ولیم لیفانڈ ٹیلیگراف ماسٹر کو سنہ ۱۹۱۱ء میں ۷۵۵ سنہ ۱۹۱۲ء میں ۵ ۴ ۲۱۰ سنہ ۱۹۱۳ء ۹۰ ۲۱ روپے غبن کرنے کے جرم میں پریزیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے دو سال قید سخت کی سزا دی +

سٹیمر انگورا میں آتشزدگی سے بہت سا مال تجارت جل گیا +

نرل کانت رائے انسپکٹر خفیہ پولیس کلکتہ کے جرم قتل میں گرفتار ہُوا ہے۔ بہت سے نوجوانوں کو جن میں سے اکثر ڈھاکہ کے رہنے والے ہیں۔ سازش میں ملوث بتاتا ہے +

ڈھنڈ میں دفعتاً ریلوے لائن کے دھس جانے سے ۱۷ آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے +

یونا کٹا کارخانہ پارچہ بافی مدراس کے ملازمین گذشتہ جمعہ سے ایکے پر ہیں۔ بارہ سو آدمیوں میں سے صرف ایک سو کام کرتے ہیں +

آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل نے بلوچستان کے بعض مقامات پر پولیس ایکٹ سنہ ۱۸۶۱ء کی دفعہ ۳۴ نافذ کر دی ہے +

**برادر** محمد امین صاحب کلرک دفتر ریلوے اپنی بیمار اہلیہ کی صحت کے

# الفضل

قادیان بروز بدھ - مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۱۴ء


## زمیندار پریس کشمکش قلم - پریس ایکٹ

ہم پچھلے اخبار میں یہ بتا چکے ہیں۔ کہ حضور لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کے حکم سے زمیندار اخبار کی ۱۰ ہزار روپیہ کی ضمانت اور پریس مع سامان ضبط ہو گیا ہے۔ گو ہمارے خیال میں زمیندار اپنی طرز تحریر میں کسیقدر تیز تھا۔ اور اس کے رویہ اور روش سے ہمیں کوئی دلچسپی نہ تھی مگر جسطرح اچانک زمیندار کے کارکناں پر مصیبت کا ایک پہاڑ آ پڑا ہے اسے دیکھ کر ہر ایک انسان کا دل بے اختیار ان سے ہمدردی کا اظہار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ابھی لمبا عرصہ نہیں ہوا۔ کہ اخبار زمیندار کی دو ہزار روپیہ کی ضمانت ضبط ہو کر اس سے دس ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ اور بہت لوگوں کا خیال تھا۔ کہ زمیندار شائد بند ہو جائے۔ مگر زمیندار نے خواہ کسی طرح ہو ایسی ہر دلعزیزی پیدا کر لی تھی۔ کہ باوجود ان کے کہ گورنمنٹ پنجاب نے اس سے انتہائی رقم ضمانت کی طلب کی تھی۔ اس نے فوراً یہ رقم ادا کر دی اور یہ شائد ہندوستان کی تاریخ میں پہلا واقعہ تھا۔ کہ ایک اردو اخبار نے اتنی بڑی رقم اپنے اخبار کو جاری رکھنے کے لئے سرکار انگریزی کے خزانہ میں جمع کروائی ہو ٭ ملک کے چاروں کونوں سے زمیندار کے اس بوجھ کو ہلکا کرنے کیلئے چندہ آنا شروع ہوا اور ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوا۔ اور مالک اخبار کا بہت سا بوجھ ہلکا ہو گیا ٭

ستمبر میں اس ضمانت کے داخل ہونے کے بعد زمیندار نے اپنی روش میں بہت کچھ تبدیلی کی تھی۔ اور اس کی قلم بجائے گورنمنٹ کی پالیسی پر نکتہ چینی کرنے کے زیادہ تر سر برآوردہ مسلمانوں کے خلاف اٹھنی شروع ہو گئی تھی۔ اور نواب اسحاق خان آنریری سیکرٹری علیگڈھ کالج مسٹر امیر علی وغیرہ کے خلاف اس میں مضامین نکلتے رہے۔ مگر کسی کو یہ خیال تک بھی نہ تھا کہ بہت جلد وہ ۱۰ ہزار روپیہ کی ضمانت بھی ضبط ہونیوالی ہے اور اس کا باعث بھی زیادہ تر وہ مضامین ہونگے۔ جنمیں گورنمنٹ کی پالیسی پر نکتہ چینی کیگئی ہے اور ۱۲ جنوری کو پنجاب کے مختلف شہروں میں یہ خبر پہنچکر نہایت حیرت اور تعجب کا باعث ہوئی۔ کہ زمیندار کا پریس اور ۱۰ ہزار روپیہ ضمانت کا گورنمنٹ نے ضبط کر لیا ہے ٭

اس واقعہ سے کارکنان اخبار کو جو صدمہ ہوا ہو گا۔ وہ بالکل فطرتی امر ہے۔ اچانک ۱۰ ہزار روپیہ نقد اور قریباً ۲۰ ہزار کے پریس کا ضبط ہو جانا ضرور ایک تکلیف دہ امر ہے۔ اور گو زمیندار نے اپنی شہرت کے زمانہ میں بہت کچھ روپیہ کمایا ہو۔ مگر پھر بھی تیس ہزار روپیہ کی رقم ہندوستانی اخبار نویسی کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔ دوم صرف اسی ۳۰ ہزار کا نقصان نہیں بلکہ اگر زمیندار یا کسی اور دوسرے نام سے مالکان اخبار کے اخبار نکالنا بھی چاہیں تو پھر انہیں کم سے کم دس پندرہ ہزار روپیہ ضمانت اور پریس وغیرہ کے لئے چاہیئے۔ جو مل ملا کر پچاس ہزار کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑی رقم ہے ٭

باوجود اس کے کہ ہم زمیندار کی پالیسی سے متفق نہ تھے۔ اسقدر ضرور کہیں گے کہ موجودہ صورت میں جبکہ زمیندار نے اپنی پالیسی میں بہت کچھ فرق کر لیا تھا۔ اور اس میں وہ تیزی نہ رہی تھی۔ اگر اس موقعہ پر صرف ایک نوٹس دیا جاتا۔ تو بہت اصلاح کی امید تھی۔ اور ممکن تھا۔ کہ یہی زمیندار گورنمنٹ کے رعب کے پھیلانے میں کسی وقت ایک مفید اور کارآمد ہتھیار ثابت ہوتا۔ اور یہ چشم پوشی اس کے کارکنوں کے دلوں کو بالکل مخالف سمت میں پھیر کر انہیں کچھ سے کچھ بنا دیتی۔ اور زمیندار اصلی زمینداروں کی طرح گورنمنٹ انگریزی کے منشاء کے مطابق وفاداری کے اعلیٰ جوہر پیش کرتا ٭

ہم اس موقعہ پر اتنا کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم۔ اور جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچے وہ تمہارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ ہر ایک مصیبت میں ہمارے اپنے اعمال کا دخل ضرور ہوتا ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ کانپور کی مسجد کے موقعہ پر الفضل نے جب گورنمنٹ کے خلاف ایجیٹیشن پھیلانے کو نہایت مکروہ فعل ظاہر کیا۔ اور اسی ضمن میں اسے زمیندار اخبار کے خلاف بھی کچھ لکھنا پڑا۔ تو زمیندار کے ایڈیٹر صاحب نے جو ابھی ہندوستان میں ہی تشریف رکھتے تھے۔ ایک مجلس میں فرمایا تھا۔ کہ مجھے چھیڑنے میں الفضل نے سخت غلطی کی ہے میری قلم کی ایک ایک کشمکش سو سو میل تک اس سلسلہ کو مٹا سکتی ہے۔ ہمیں خود ایک شخص نے جو بیان کرتا تھا کہ میں اس مجلس میں شریک تھا۔ آکر یہ فقرہ سنایا اور اسوقت ہمارا دل اس خیال سے کانپ گیا۔ کہ ایک کمزور انسان اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے خلاف ایسے سخت لفظ استعمال کر سکتا ہے۔ اور ہمیں حیرت ہوئی۔ کہ وہ انسان جو ہزار کمزوریوں میں مبتلا ہے اور جسکی زندگی ایک بلبلہ کی طرح ہے جو ہر وقت ایک زبردست ہستی کا خود محتاج ہے وہ ایسے دعاوی کر سکتا ہے مگر ہم نے دیکھا کہ تاریخ اس قسم کے واقعات سے پر ہے اور بہت دفعہ انسان نے اپنی حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے ایسی ٹھوکریں کھائی ہیں۔ مگر ہمیں خدا تعالیٰ کی قدرت کا یہ عجیب نظارہ نظر آیا کہ اس قول کے چند دن بعد ہی زمیندار کی دس ہزار روپیہ ضمانت طلب کیگئی اور آخر گورنمنٹ برطانیہ کے ایک اعلےٰ آفیسر کی قلم کی ایک کشمکش سے اسکی ہستی مٹ گئی ٭

اگر یہ واقعہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک ثبوت نہ ہوتا۔ اور بہت سے لوگوں کیلئے عبرت کا باعث نہ ہوتا تو ہم اسے درج نہ کرتے۔ مگر باوجود زمیندار سے اسکی مصیبت میں ہمدردی رکھنے کے خدا تعالیٰ کے نشان کو چھپا نہیں سکتے ٭ ہمیں امید ہے کہ مالک زمیندار حقیقی طور پر اب اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ کرتے ہوئے جھک جائیں گے اور اپنی غلطیوں پر معافی کے طلبگار ہونگے۔ اور پبلک طور سے اپنے ان دلشکن کلمات سے رجوع کرینگے جو ایک الٰہی سلسلہ کے خلاف ان کے منہ سے نکل گئے ہیں اور یہ پہلی ہی مرتبہ نہ تھی کہ انہوں نے ایسا کہا ہو بلکہ پہلے وطن اخبار میں بھی وہ اس سلسلہ کے خلاف مضمون دیچکے ہیں اگر وہ خدا تعالےٰ سے صلح کر لیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہزاروں راہیں ہیں جنسے وہ انہیں مدد دیسکتا ہے۔ اور انکی مشکلات کو حل کر سکتا ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ وہ ایسا ہی کرینگے ٭

آخر میں ہم پریس ایکٹ کی نسبت بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں جسکی وجہ سے آج زمیندار کو یہ دن دیکھنا نصیب ہوا ہے ہم اس بات کے قائل ہیں۔ کہ ہندوستان کی موجودہ شورش کے بڑھانے میں پریس کا بہت کچھ دخل ہے۔ اور نادان لوگوں کو اکسا کر مجنونانہ حرکات پر ابھارنے میں پریس کا بھی ہاتھ ہے۔ اور گو سارے پریس کو ہم الزام نہیں دے سکتے۔ اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اخبارات نے بالارادہ ایسے مضامین لکھے ہیں جن سے شورش پیدا ہو لیکن اسمیں کچھ شک نہیں کہ بہت سے اخبارات میں ایسے مضامین ضرور نکلتے رہے کہ جنکے پڑھنے سے عوام کے جذبات میں بہت ہیجان پیدا ہو گیا اور وہ نرم مزاج اور اطاعت گذار ہونے کی بجائے تند و تیز اور جھگڑالو ہو گئے اور ملک کو اس سے بہت نقصان بھی پہنچا ٭ مگر ساتھ ہی گورنمنٹ بھی اس بات سے تو انکار نہیں کر سکتی کہ پریس سے ملک کو فوائد بھی بہت پہنچے ہیں۔ اور اگر ایک طرف ایک حصہ پریس کا نقصان دہ ثابت ہوا ہے تو دوسری طرف دوسرا حصہ ملک کی علمی اور مادی ترقی کا باعث ہوا ہے پس پریس اس بات کا ضرور مستحق ہے کہ اس سے بہت کچھ نیک سلوک کیا جائے اور پریس ایکٹ کو کم سے کم ویسی شکل میں بدل دینا چاہیئے۔ کہ جس سے پریس کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہ رہے۔ موجودہ صورت واقعی بہت سے لوگوں کے لئے اطمینان دہ نہیں اور اگر گورنمنٹ غور و فکر کے بعد اسمیں مناسب تغیر و تبدل کر دے تو اس سے بجائے نقصان کے فائدہ ہوگا۔ ایسے تمام پہلو بیشک مد نظر رکھے جائیں جن سے شورش کی بیخ کنی ہوتی ہو اور ایسے باغیانہ مضامین کی اشاعت کو روکا جا سکے جن سے ملک میں خلل امن کا اندیشہ ہو مگر اسقدر وسعت ضرور ہونی چاہیئے۔ کہ جسطرح اور قوانین کے توڑنے والوں کو عدالت میں پوری طرح سے اپنی صفائی کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح پریس ایکٹ کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو بھی عدالت میں اپنی بریت کرنے کا موقعہ ہو اور اس سے بجائے گورنمنٹ کے رعب کو نقصان پہنچنے کے اس کے رعب میں اضافہ ہوگا ٭

جسوقت پریس ایکٹ پاس کیا گیا ہے اسوقت کے حالات اور آجکل کے حالات میں بہت فرق ہے اسوقت ایسی بے چینی کے آثار نمودار تھے کہ وہ بغاوت کا رنگ اختیار کر رہے تھے۔ اور اسوقت ایسی فوری کارروائی ہی مناسب تھی جیسی پریس ایکٹ میں مدنظر رکھی گئی تھی۔ لیکن اب حالات بہت بدل گئے ہیں اور وقت آگیا ہے کہ اسمیں مناسب تبدیلی کر دیجائے ٭

تعزیرات ہند کے سخت سے سخت حکم کی خلاف ورزی کرنے والا عدالت میں اپنی بریت کا کافی موقعہ پاتا ہے۔ اخبارات کو بھی ضمانت کے ادا کرنے اور اس کی ضبطی کے احکام پر ایسا ہی کھلا موقعہ دیا جانا چاہیئے۔ تاکہ کم سے کم انہیں یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے۔ کہ ہم سے سختی کی گئی ہے۔ یا حکام کو کسی نے دہوکا دیا ہے وہ عدالت میں اپنے سب عذر پیش کر دیں۔ اس کے بعد عدالت کے فیصلہ پر انہیں کوئی اعتراض کی گنجائیش نہ ہوگی ٭

# الاخبار والآراء

## ڈاکوؤں کی فتنہ انگیزی

پچھلے دنوں خیر آباد اور جہانگیرہ روڈ کے سٹیشنوں پر ڈاکوؤں نے ٹرین کے گارڈ۔ ڈرائیور۔ فائرمین اور چوکیدار کو نشانہ بندوق بنایا۔ اور اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کو پکڑ کر لے گئے۔ جسپر حکام نے ہر سٹیشن پر پہرہ قائم کر دیا۔ اور نگرانی بہت سخت ہونے لگی اس کے علاوہ خفیہ پولیس بھی مصروف کار رہی۔ لیکن ٹریبیون کے ۱۹ر جنوری کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکو فتنہ انگیزی سے باز نہیں آئے۔ کیونکہ گذشتہ شب ۹ بجے پشاور شہر کے سٹیشن پر عین بمبئی میل کے پہنچنے کے وقت ڈاکہ پڑا۔ سٹیشن سٹاف اور چھاپہ مارنے والوں کے مابین فائروں کا تبادلہ ہوا۔ ڈاکو بھاگ گئے۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ادہر یہ خبر بھی تسلی بخش ہے کہ اول الذکر ڈاکے کا سراغ بھی مل گیا۔ ایک شخص نے سلطانی گواہ بن کر تمام راز طشت از بام کر دیا۔ ڈاکوؤں کے نام بتا دئے۔ جس جس جگہ انہوں نے اسلحہ اور مال دفن کیا۔ اس کی بھی نشان دہی کر دی۔ اس سلسلہ میں پانچ آدمی گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور ابھی اور گرفتاریاں عمل میں آئینگی امید ہے کہ بصورت ثبوت جرم ان کو عبرت ناک سزائیں ملینگی +

## چاہی حیثیت مالگزاری نہ بڑھانے کی تجویز مسترد ہو گئی

یجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں راجہ خوشیال سنگھ نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ زمینداروں کے خود تیار کردہ چاہات تالابوں یا دیگر ذرائع آبپاشی سے ان کی زمینوں کی جو حیثیت بڑھے۔ اسے آئیندہ تمام بندوبستوں میں تشخیص مالگزاری سے ہمیشہ کے لئے مستثنےٰ و معاف رکھا جائے۔ صوبجات بمبئی مدراس میں یہی قاعدہ رائج ہے۔ ۱۹۰۱ء کی قحط کمیشن نے بھی سفارش کی تھی۔ یہی قاعدہ جاری کیا جائے۔ اس کا جواب سرکار کی طرف سے سر رابرٹ کار لائل نے دیا۔ کہ ایسی معافی منظور کیجائے۔ تو صرف پنجاب اور صوبجات متحدہ ہی میں ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا خسارہ ہے اور سرکار اسے برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور سرکار کا موجودہ طریق اس ملک کے قدیم ترین دستور اور دیگر ممالک کے طریقہ رائجہ سے مختلف نہیں۔ آخر ووٹ لئے گئے۔ اور ۷ اکی موافقت اور ۳۵ کی مخالفت پر یہ تجویز مسترد ہو گئی +

اسلام نے بھی پیداوار پر ہی مالگزاری رکھی ہے۔ اس لئے موجودہ طریق اس پہلو میں کہ زمین کی حیثیت بڑھنے سے مالگزاری بھی بڑھ جاتی ہے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی چاہئیے۔ کہ جب پیداوار کم ہو۔ تو مالگزاری بھی کم لی جاوے +

## ٹرکی پر قرضوں کا بوجھ

جنگ طرابلس الغرب سے جنگ بلقان کے اختتام کے بعد موجودہ سال تک دولت عثمانیہ نے دو کروڑ ۶۰ لاکھ ۳۰ ہزار انگریزی پونڈ قرضہ اٹھایا ہے۔ ۸۰ ۵ لاکھ پونڈ حکومت عثمانیہ نے عثمانی بنک سے لئے۔ جن میں سے ۷ لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ ادا ہو چکے ہیں۔ عثمانی بنک کے یہ قرضے ۷ فیصدی شرح سود کے ہیں۔ اور بعض ۹ فیصدی شرح کے۔ اور بعض قرضے چونکہ سخت ضرورت کے وقت لئے گئے۔ ان کی شرح سود ۱۲½ فیصدی تک پہنچ گئی ہے۔ ایک اسلامی حکومت میں سود بہت افسوسناک بات ہے۔ گو آجکل کے مادہ پرست کہیں گے۔ کہ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ لیکن ہمارا یقین ہے۔ کہ اسلام خدا تعالےٰ کا پسندیدہ مذہب ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے دنیا میں نقصان پہنچے۔ یا کام نہ چل سکے۔ اس کی ہمیں کتاب میں پہلے لاریب فیہ اس خیال کی جڑھ کاٹ رہا ہے۔ یعنی اس میں کوئی ہلاکت کی راہ نہیں۔ اور اس پر چلنے سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا +

## بلقان کی حکومت پر قرضے کس نسبت سے ڈالے جائینگے

اس بات کا فیصلہ کہ دول بلقان پر کتنا قرضہ پڑیگا پیرس کی مالی کانفرنس کریگی سر دست یہ تخمینہ ہے کہ ان پر تقریباً پچاس کروڑ فرانک کا بار ہوگا۔ اور تناسب یہ کہ ۴۰ فیصدی یونان ۲۸ فیصدی بلغاریہ ۲۷ فیصدی۔ سرویا ۴½ فیصدی جبل سود۔ مانٹی نیگرو اور سرویا کے متعلق یہ افواہ بھی ہے۔ کہ چونکہ ان کے باشندے قوماً اور زبان و عادات کے خصائل کیوجہ سے ایک ہیں۔ اس لئے سرویا مانٹی نیگرو کو اپنے ساتھ ملا لیگا۔ اور یوں ایک زبردست سرویں سلطنت بن جائیگی۔ اصل بات یہ ہے کہ ان چھوٹی چھوٹی ریاستوں نے جنگ سے بہت نقصان اٹھایا ہے۔ اور اب ان کو اپنی ہستی کا قیام مشکل ہو گیا ہے۔ اور ان کا آئندہ پنپنا دول عظمی کی مالی دستگیری پر ہے +

## سلف گورنمنٹ کا خیال مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہے

انگلستین نے خوب لکھا ہے۔ کہ تمام اقوام و مذاہب کے لوگ اس وقت باہم مل کر ایک بہت بڑی مہم سر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن بعد میں قلیل التعداد جماعتوں کو کیمپ کے نوکروں۔ اور خدمت گاروں کی خدمات سر انجام دینے پر مقرر کر دیا جائیگا۔ غور کرو کہ جن ریاستوں میں ہندو فرمانروا ہیں۔ وہاں مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ تمام بڑے بڑے عہدوں کا دروازہ ان پر بند ہے۔ اور وہ اپنے مذہبی شعائر اور فرائض صرف اسی حد تک بجا لا سکتے ہیں۔ جہاں تک کہ ہندو ان کو اجازت دیتے ہیں۔ نیپال میں آجتک جو شخص گائے کو مار ڈالے۔ اسے پھانسی کی سزا دی جاتی ہے۔ پھر وہ لکھتا ہے کہ اگر مسلمانوں کو اس بات کا یقین ہے کہ وہ اپنے مختص حقوق تسلیم کرانے کے لئے کافی طاقتور ہیں تو انہیں اس امر کا یقین رکھنا چاہئیے۔ کہ سوراج ایک عظیم قومی جنگ کے آغاز کا مترادف ہوگا +

خدا جانے سلف گورنمنٹ کے شائق اس بات کو کیوں نہیں سمجھتے کہ ہندوؤں کی تعداد پارسیوں جینیوں اور سکھوں وغیرہ کو ملا کر بلکہ ان کے ماسوا بھی مسلمانوں سے زیادہ رہیگی۔ اور کثرت رائے سے جو فیصلہ ان کے حق میں ہوگا۔ اس کا نظارہ میونسپل کمیٹیوں میں نظر آرہا ہے۔ پس اور کسی کی تو ہم جانتے نہیں مگر مسلمانوں کی بہتری اسی میں دیکھتے ہیں۔ کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کی ماتحت اپنی عقلی و ذہنی و دینی ترقی کریں۔ اور ایسے خواب نہ دیکھیں۔ جن کی تعبیر ان کے حق میں بجائے نفع کے نقصان رساں ہو +

## السٹر والے بر سر پرخاش

آئرلینڈ ہوم رول کا قضیہ عرصہ سے چلا آرہا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً اخبار میں اس کا ذکر ہوتا رہا ہے۔ اب لنڈن ۱۹ر جنوری کا تار ہے۔ کہ سر ایڈورڈ کارسن نے والنٹیران السٹر کی رجمنٹ کا معائنہ کیا ہے۔ موجودہ والنٹیر سپاہ کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اور اب مزید بھرتی روک دی جائیگی۔ سر ایڈورڈ کارسن نے مسئلہ السٹر پر تقریر کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ سوائے ملک معظم کے ہم پر کسی اور کی وفاداری لازم نہیں۔ ضرورت ہوئی۔ تو ہم بادشاہ سے اپنی حفاظت کی درخواست کریں گے۔ پھر کہا۔ جوزف چیمبرلین سے میں ملا تھا۔ اس نے کہا لڑنے جاؤ۔ بس ہم لڑتے ہوئے جائیں گے۔ خدا نے ایسے موقعہ پر ہمیں آدمی بھی دئے ہیں۔ گویا یہ لوگ اپنی مرضی کے خلاف ہونے کی صورت میں مرنے مارنے پر تیار ہیں۔ مگر ہم امید کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کے مدبرانہ نظام سے ایسی کوئی صورت پیش نہ آئیگی۔ اور امن سے یہ قضیہ طے ہو جائیگا +

## جنوبی افریقہ میں گوروں کے ایکے کا انعدام

۱۷ر جنوری لنڈن کا تار ہے۔ کہ اب جنوبی افریقہ میں امن ہے۔ اور جبتک ایکا بالکل معدوم نہ ہو جائے۔ گرفتاریاں جاری رہیں گی۔ ماخوذین میں مسٹر بانڈل ممبر ایوان از جانب نٹال، مسٹر کنٹر بچ محنت پیشہ طبقہ کا پریزیڈنٹ اور پریٹوریہ کا میر اور مسٹر ایچ ایف کرسول لیبر ممبر مجلس عامہ بھی گرفتار ہیں۔ عملاً ٹرنسوال کے تمام ملازمین ریلوے کام پر واپس آ گئے ہیں +

بلوم فونٹین کا تار ہے۔ کہ فوج یہاں سے واپس جارہی ہے اور ٹرینوں کی آمدورفت جاری ہوگئی - اور سرکاری طور پر یہ اعلان ہے۔ کہ فوج محافظ اس وقت تک کہ اسے رخصت نہ کیا جائے ملازمت میں رہیگی - انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی کی کونسل نے جنوبی افریقہ میں مزدوروں کے لیڈروں کی گرفتاری پر وہاں کی یونین گورنمنٹ کی مطلق العنانی اور لارڈ گلیڈاسٹون وصیغہ نو آبادیات کے اغماض پر اعتراض کیا ہے۔ لنڈن ٹریڈ کونسل کے تشلٹوں کے اتفاق سے جنوبی افریقہ پر قانون کے نفاذ کے خلاف ۲۳ جنوری کو لنڈن میں جلسہ منعقد کیا +

ہندوستانی مزدوروں نے اس اثنار میں نہائیت خوشی سے کام لیکر اپنی شرافت کا ثبوت دیا ہے۔ دیکھئے ان کے حال پر کچھ نظر عنائیت ہوتی ہے یا نہیں +

## انارکسٹانہ جرائم

پچھلے دنوں ہری پدویس ایک کانسٹبل کے انارکسٹوں کے ہاتھ مارے جانے کی خبر دی جاچکی ہے۔ اب معلوم ہوا۔ کہ ۱۹ جنوری کی شام کو اس کے آفیسر بابو نریندر ناتھ گھوش انسپکٹر سپیشل برانچ محکمۂ تحقیقات جرائم پر ایک بنگالی لڑکے نرمل کشور طالبعلم سیکنڈ ایر ایف اے کلاس سنٹرل کالج نے طپنچہ کے فائر کئے۔ اور انسپکٹر موصوف کو ہلاک کردیا۔ اردلی نے شور مچایا۔ تو اس پر بھی فائر کئے۔ مگر نشانہ خطا کر گیا۔ آخری مرتبہ ایک ہندوستانی لڑکے کو گولی لگی جس کے صدمے سے وہ ہسپتال پہنچ کر مرگیا۔ قاتل دیر سے انسپکٹر کی تلاش میں لگا ہوا تھا۔ آخر ٹرام سے اترتے ہی اس پر فائر کردئے۔ بھاگتے ہوئے ایک سپاہی نے روکا تو اس کو مارپیٹ کر نکل گیا۔ پھر اپنا طپنچہ ایک اور نوجوان کو جو اس کے ساتھ تھا۔ دیدیا۔ لیکن خون ناحق پر کیفر کردار کو پہنچنا تھا۔ اس لئے ٹھوکر کھا کر گرا۔ اور اپنے رفیق کے ساتھ پکڑا گیا۔ یہ امر بھی ثابت ہوگیا ہے۔ کہ اس نے بھی گولی سر کی تھی۔ بابو داس گھوس نام ہے۔ اب تحقیقات جاری ہے۔ یہ واقعہ بہت افسوسناک ہے۔ کیونکہ انسپکٹر بہت نیکنام اور قابل تھا۔ معلوم نہیں شورہ پشت نوجوان اس قسم کے بزدلانہ حملوں سے کیا کامیابی چاہتے ہیں۔ اور ان کا یہ فعل کیونکر مثمر ثمرات حسنہ ہوسکتا ہے +

## وکیل کو چوری کی سزا مل گئی

ہم نے پچھلے ہفتہ لکھا تھا۔ کہ ایک ایل - ایل - بی بالزام سرقہ گرفتار ہیں۔ اور انہوں نے اپنے اس فعل شنیعہ کا اقرار بھی کر لیا۔ اب یہ خبر آگئی۔ کہ عدالت نے ان پر دو جرم ثابت پائے۔ سرقہ اور خیانت مجرمانہ۔ سرقہ میں ۱۸ ماہ قید سخت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور خیانت مجرمانہ میں ۶ ماہ قید سخت جرمانہ وصول ہونے پر تین سو روپیہ مستغیث کو دئے جائیں گے +

ایسے ایسے واقعات ثابت کرتے ہیں۔ کہ اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اخلاقی و مذہبی تعلیم نہایت ضروری ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض دماغوں کی بناوٹ ایسی ہوتی ہے۔ کہ ان میں چوری یا اس قسم کے جرائم کبیرہ کے خیالات گردش کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر ان کے غلبہ سے انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ حق جل شانہٗ نے ایسے قویٰ بھی دئے ہیں۔ جن کے ذریعہ انسان ان جذبات پر غلبہ پا سکتا ہے۔ نیز اس قسم کے خیالات کے نموح کو گھٹانے کے لئے اسلام نے ہاتھ کاٹ دینے کا مسئلہ رائج کیا۔ یہ گویا ایک عمل جراحی ہے جس سے چوری کے ارتکاب پر برانگیخت کرنے والے جراثیم مرجاتے ہیں۔ دنیا والے یہ راز نہیں سمجھے۔ مگر سائنس کے کمال پر عنقریب سمجھیں گے +

## بڑی چالاکی کی مگر کام نہ آئی

مکاسٹر اور کلا ہوما کا تار ہے کہ تین قیدیوں نے ریوالور حاصل کرکے محافظین جیل پر حملہ کیا۔ اور گارڈ پر فیر کرتے ہوئے قید خانہ کے دروازے سے نکل گئے۔ انھوں نے چالاکی یہ کی۔ کہ ٹیلیفون پر کام کرنے والی ایک لڑکی اٹھا کر اسے اپنی سپر بنا لیا۔ اب اس لڑکی کے خیال سے کوئی فیر نہیں کرتا۔ اتنے میں انھوں نے دروازہ کا قفل کھول لیا۔ اور لڑکی کو پھینک بھاگ گئے۔ اتنے میں سوار متعاقب ہوئے۔ جنہوں نے مفرور قیدیوں کو مار ڈالا اور اس طرف گارڈ کے تین آدمی اور کانگرس کا ایک سابق ممبر جو جیل دیکھنے آیا تھا۔ ہلاک ہوئے +

## تعلیم نسوان

اس مضمون پر بہت سی تحریریں اور تقریریں ہو چکی ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ کوئی عملی نمونہ نہیں دکھاتا۔ ہمدرد میں لکھا ہے کہ مسلمان اگر دنیا کی خاطر نہیں تو دین ہی کی خاطر اپنی بچیوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوں۔ اسلام عورتوں کی تعلیم کو برا نہیں کہتا۔ مگر افسوس اس کا ہے۔ کہ مسلمان بظاہر اسلام کے پیرو ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ رسم و رواج کو پوجتے ہیں۔ یہ سچ ہے۔ اور اسلام نے تو قرآن کی تعلیم سے پہلے زمانے کو جاہلیت کا زمانہ کہا ہے۔ پس کوئی کتنا ہی پڑھ جائے۔ جبتک مسلمان کہلا کر وہ قرآن مجید نہیں جانتا۔ کچھ بھی نہیں جانتا۔ عورتوں میں قرآن و حدیث کی تعلیم کا نمونہ اس وقت قادیان میں موجود ہے۔ عرب مصر شام ہندوستان کسی مقام میں ایسی نظیر نہیں کہ وہاں کسی درس میں ہر طبقہ کی ڈیڑھ سو مستورات قرآن مجید با ترجمہ و تفسیر سننے اور پڑھنے کے لئے جمع ہوتی ہوں۔ جس سے ظاہر ہے کہ اس وقت دینی ترقی احمدیت میں ہے +

## ترکوں کی تجویز کہ عیسائیوں پر فوجی خدمت لازم نہ رہے

جنگ بلقان کے ابتداء میں قرق کلیسا اور مصطفےٰ پاشا پر عیسائی افواج کے ہتھیار ڈال دینے اور بلقان میں آرمینیا کی عیسائی رعایا کے ترکوں سے بالمقابل لڑنے نے ترکوں کو اس طرف متوجہ کیا ہے۔ کہ وہ فوجی خدمت کے قوانین میں کچھ ترمیم کرکے عیسائیوں کو اس سے مستثنےٰ کردیں۔ اور اس کے معاوضہ میں ان پر جنگی ٹیکس ڈبل کردیں +

بہتر ہے کہ ترک اس کمی کو عربوں کی بھرتی سے پورے کریں۔ مگر عربوں کو پابند کرنا مشکل اور اناطولیہ کے کرد۔ اور البانی ہی ہیں۔ جن پر یہ بار زیادہ پڑے گا +

## مجمع الجزائر ملایا کے نامعلوم علاقہ پیپو کے باشندے

مسٹر ایچ جے رائن کیگو اور دریائے اسٹر کلینڈ کی درمیانی نامعلوم علاقے میں بہت دور تک ہو آئے ہیں۔ دریائے خلائی کی مہم میں مسٹر رائن نے دیکھا۔ کہ وہاں کے باشندے پہاڑی لوگوں کی طرح بہت توانا ہیں۔ وہ ۶ ہزار فٹ کی بلندی پر رہتے ہیں لمبے کرتے پہنتے اور تیر کمانوں سے مسلح رہتے اور اپنے ہاتھوں میں لکڑی کی ڈھالیں رکھتے ہیں۔ غالباً وہ آدم خور بھی ہیں۔ اور اس قسم کی تو بہت سی شہادتیں پہنچتی ہیں۔ کہ وہ اپنے دشمنوں کے ہاتھ کاٹ لیتے اور انہیں جھلس کر اپنی گردنوں میں بطور نشان فتح لٹکائے پھرتے ہیں +

خدا کی قسم قسم کی مخلوق پھیلی ہوئی ہے۔ وما یعلم جنود ربک الا ھو

## انگلستان میں تین شاندار مساجد

ویسٹ منسٹر گزٹ لکھتا ہے۔ کہ انگلستان میں تین شاندار مساجد ہیں۔ لورپول اور ووکنگ کی مساجد تو مشہور ہی ہیں۔ تیسری مسجد سیز وائر میں واقع ہے۔ اس کے دروازے تاج محل آگرہ کے دروازوں کی طرح سنہرے ہیں۔ جنھیں شاہ جہان نے تعمیر کرایا تھا ایسٹ اینڈ میں اور محمد نامی ایک معبد ہے۔ جہاں مسلمان ہر سال محفل میلاد منعقد کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یہ بھی واضح ہو کہ آنریبل سید امیر علی نے تو ہر جمعہ کی نماز کے لئے کوئی مکان کرایہ لینے اور دیگر ضروریات کے واسطے الجیو پونڈ سالانہ اس رقم کے منافع سے دلانے کا وعدہ کیا تھا۔ جو انکے پاس مسجد کی تعمیر

کے لئے جمع ہوتا رہا۔ گو سر زلجاہ علی بیگ صاحب ڈیڑھ سو پونڈ پر زور دیتے ہیں یہی منظور ہوگا +

## کچھ ترکی کے متعلق

۱۹ رجنوری قسطنطنیہ کا تار ہے کہ بلغاریہ نے ۲ لاکھ رائفلیں جو ترکی سے چھینی تھیں۔ اب وہ تیس فرانک فی رائفل قیمت پر فروخت کر رہا ہے۔ اور اب اس خبر کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ ان کو ترکی خرید رہی ہے +

دوسری خبر یہ ہے جو ۲۰ رجنوری کے تار میں آئی ہے۔ کہ عیسائیوں کی دکانوں کا بالخصوص یونانی سوداگروں کا بائیکاٹ بدستور زوروں پر ہے۔ ایک یونانی مٹھائی فروش کی کھڑکی کے شیشے توڑ دئے گئے اور اس کے گاہکوں کو ذلیل کیا گیا۔ کہ وہ کیوں ایک غیر مسلم دکان سے سودا خریدتے ہیں +

سوم اخبار فتی العرب جو المفید کے بند ہونے پر شایع ہوا ہے میں لکھا ہے۔ انگلستان اور ترکی کے درمیان معاہدہ میں سابقہ دفعات پر یہ دفعات بھی بڑھائی گئی ہیں (۱) ہز جلالہ کی بحری جنگی کی رقم دولی کمپنی کو دی جائے۔ جو نصف انگلستان کو نصف ترکی و جرمنی میں تقسیم کر دے (۲) انگلستان جزیرہ عرب۔ علاقہ مابین النہرین اور شام میں ترکی کانوں کے ٹھیکے لیگا (۳) امیر کویت کے سرحدوں میں تبدیلی کی جائیگی۔ اور اسے بہت سا وسیع علاقہ ملیگا (۴) صدر اعظم عثمانی کا فوجی سیاست سے خلاف ہوگیا ہے۔ اس لئے استعفا داخل کر دیا۔ جو سلطان المعظم کے کہنے سے بھی واپس نہیں لیا گیا +

## علاقہ چکوال میں ریل

پنجاب میں کئی ایسے علاقے ہیں جہاں بعض مقامات پر سخت دقت بہت ہے۔ مگر تا حال وہاں ریل نہیں گئی۔ جس سے سفر میں بہت مشکلات ہیں۔ ازانجملہ علاقہ چکوال ہے۔ اب سنا گیا ہے۔ کہ ریل کی تجویز ہے۔ اخراجات کا اندازہ مندرجہ سے ہوتا ہے کہ ۲۷ لاکھ روپیہ ہے۔ یہ روپیہ بمبئی کی یورپین کمپنی مہیا کریگی۔ اس پر ڈیگی بیکو انجنیئر جہلم متعین ہوئے۔ اور افسر مال جہلم بغرض تخمینہ قیمت اراضیات زیر آمد ریل مقرر ہیں۔ یہ ریل امید ہے بہت سی ضرورتیں پوری کرنے والی ہوگی +

## ریل کی آمد میں زیادتی

یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے لیکر ۳ رجنوری ۱۹۱۴ء تک ہندوستان کی ریلوے آمدنی میں ۳۰۰ لاکھ ۱۰۵ ہزار ایکسو ۶ روپیہ اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ امید ہے زیادہ تھرڈ کلاس سواریوں ہی سے ہوا ہوگا۔ اس لئے افسران ریلوے سے توقع کرنی چاہئے کہ وہ اس درجہ کے مسافروں کے آرام کے لئے زیادہ توجہ فرمائیں گے ٹکٹ خریدنے میں اور پھر ٹکٹ لیکر پلیٹ فارم تک پہنچنے کے لئے اور پھر گاڑی میں سوار ہونے اور جگہ پانے میں جو دقتیں پیش آتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو۔ حسن انتظام سے انہیں کم کیا جائے۔

کالکا شملہ ریلوے کے متعلق حال میں ایک صاحب نے شکایت کی ہے۔ کہ عورتوں کی گاڑی الگ نہیں۔ صرف ایک چھوٹا سا کمرہ مخصوص ہے۔ جس کا دروازہ مردانہ کمپارٹمنٹ کی طرف کھلتا ہے۔ اور وہ دروازہ بھی بعض اوقات اسباب سے بند ہو جاتا ہے جگہ ناکافی ہوتی ہے۔ ٹٹی نہیں افسران کی بیدار مغزی سے توقع ہے کہ ایسی شکایات رفع کر دی جائینگی +

## عیاری کی حد ہوگئی

کلکتہ بمشہر کے شمالی حصہ میں ایک بنگالی سوداگر اتوار کی شام کو ۵ ہزار کے زیورات کی صندوقچی لئے جا رہا تھا۔ ایک اجنبی اس سے چھین کر بھاگ نکلا۔ اور پھر کئی لوگوں کے تعاقب کے باوجود ہاتھ نہ آیا۔ کسی تنگ گلی میں غائب ہوگیا۔ اتنے بڑے شہر میں جہاں پولیس کا انتظام اعلیٰ پیمانے پر ہو۔ عیار نے بڑی جرأت کی۔ امید ہے پولیس کھوج نکال لیگی +

## امپیریل کونسل میں سوالات

آنریبل مسٹر [illegible] نے اخبارات کے لئے کونسل میں تین سوالات کئے۔ ایک ان اخبارات کی فہرست طلب کی۔ جن کو ضمانت جمع کرنے کا حکم ملا۔ دوم یہ کہ کتنے پریس ضمانت نہ دے سکنے کے باعث بند ہوگئے۔ سوم یہ کہ کیا گورنمنٹ کا ارادہ ہے۔ کہ جو مطابع ضمانت جمع نہ کر سکنے کے باعث بند ہوگئے ہیں۔ ان کے بارے میں لوکل گورنمنٹوں کو توجہ دلائے۔ آنریبل سر ریجنالڈ کریڈک نے آخری سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سرکار کسی قسم کی کارروائی کرنا مناسب نہیں سمجھتی۔ اس سے ظاہر ہے کہ اخبار نویسی نہایت نازک اہم کام ہے۔ اور یہ وقت نہایت سوچ سمجھ کر کام کرنے کا ہے +

## زمیندار کے متعلق کوشش

اخبارات سے واضح ہوتا ہے۔ کہ زمیندار کو نئے سرے سے جاری کرنے کے متعلق کوشش ہو رہی ہے۔ اور اس کے کار پردازوں نے ہمت نہیں ہاری۔ ایک نئے پریس کے اجرا کی درخواست ۱۹ رجنوری کو منیجر زمیندار سٹیم پریس کی طرف سے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع لاہور کی عدالت میں دیجا چکی ہے۔ اور پچھلی ضمانت کے متعلق مسٹر مظہر الحق صاحب کی معرفت چیف کورٹ میں اپیل ہوگی اور وصولی چندہ کے لئے علامہ عبداللہ العمادی ایک ڈیپوٹیشن کے ساتھ زمیندار کے شیدائیوں کی خدمت میں آتے ہیں۔ دیکھئے یہ کوشش کہاں تک کامیاب ہوتی ہے +

## رہائی کیونکر پائی

[illegible] کا اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر واپس آگیا۔ اسکا بیان ہے کہ مجھے افغان شنواری علاقے کے ایک موضع دہ شارک میں رکھا گیا۔ میرے ساتھ بدسلوکی نہیں کی گئی۔ یہ ڈاکو یار شاہ نامی مشہور لٹیرے کی سرکردگی میں ڈاکے ڈالتے ہیں۔ اس کی رہائی کی دو وجوہ بتائی جاتی ہیں ایک تو یہ کہ مٹر پیرس پولٹیکل ایجنٹ نے یہ سمجھ کر کہ زار شاہ ہی لکھمی چند کو لیگیا ہے اسکا تعاقب کیا۔ چنانچہ انکی مٹ بھیڑ ہوئی گولیاں بھی چلیں آخر کار ایک لغمان کی وساطت سے بابو لکھمی چند واپس بھیجا گیا۔ دوسرا بیان یہ ہے کہ لکھمی چند کے سسرال آڑہت کا کام کرتے ہیں اور ان کے پاس چارسدہ پشاور نوشہرہ کے پٹھان بیوپاری اکثر آتے رہتے ہیں چونکہ اسکے سسرال کے موضع میانی کے ملا صاحب سے اچھے تعلقات ہیں۔ اسلئے ملا کی کوشش سے رہائی ہوئی +

## ایک جزیرہ غرق ہوگیا

۱۲ رجنوری کا تار ہے کہ سٹیمر جو کا میو نے یہاں پہنچکر اطلاع دی ہے کہ جہازات رپورٹ کرتے ہیں کہ سارے کے سارے جزیرہ امبرائیم میں تغیر و تبدل ہوگیا ہے۔ مشن ہسپتال کی جگہ اب ۳ افیدم (جہازی میل) زیر سمندر ہے۔ اور دو میل چٹانی زمین ایسی جگہ ظاہر ہوگئی ہے۔ جہاں کہ پہلے سمندر تھا۔ آتش فشانی کے وقت سارا جزیرہ مادہ آتش فشان کا کھولتا ہوا ڈھیر تھا۔ اور سمندر کا پانی اُبل رہا تھا۔ مچھلیاں اور دیگر سمندری جانور سنگر سطح سمندر پر تیر رہے تھے۔ جزائر پیا اور پو پیو سے دھواں نکل رہا ہے۔ اور لوگ خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالے اپنی قدرت کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس پر ایمان لائیں +

## کلکتہ و بمبئی کے دو عجیب وقوع

ایک شخص ٹونک کا رہنے والا جلیل خان نامی بمبئی کے سٹیشن پر پہلی دفعہ اترا۔ وہ گرانٹ روڈ کی طرف چلا۔ اتنے میں ایک نوسرباز اس کے ساتھ ہولیا۔ دو اور آملے۔ سامنے ایک شخص روتا آیا کہ ہائے میری سونے کی ڈلی۔ ان شخصوں نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔ مگر اس کے آگے بڑھ جانے کے بعد ایک نے کہا وہ ڈلی میرے پاس ہے۔ دوسرے نے کہا۔ دکھاؤ دیکھ کر کہا۔ اس کے ۵۰ روپے دیتا ہوں۔ اس نے کہا چار سو کا مال ۵۰ روپے میں دیکر جلیل خان کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اور وہ ڈلی ۱۸۰ روپیہ پر خرید لی اور خوشی خوشی وہاں آیا جہاں ٹھہرا تھا۔ صبح بازار گیا تو معلوم ہوا کہ وہ ڈلی دراصل لوہے کی ہے۔ کچھ دن اس سے پہلے ایک مارواڑی کے پاس کسی نے سونے کے دو کڑے رکھ کر ۵۰۰ روپے لئے بعد میں اسے معلوم ہوا۔ کہ یہ کڑے سونے کے نہیں کلکتہ میں کمشنر پولیس کے پاس ٹیلیفون پہنچا کہ ہوٹل میں جلد پہنچو یہی پیغام ڈاکٹر لوتھا کے انسپکٹر کے نام پہنچا۔ آن کی آن میں صاحبان اور پولیس کے دیگر افسر اس ہوٹل میں پہنچ گئے۔ ٹیلیفون دینے والے کو طلب کیا۔ تو ایک صاحب بہادر نکل آئے کہ میری ٹوپی گم ہوگئی جلدی اسے ڈھونڈ دو +

**جاپان کا زلزلہ۔** ریوٹر کا خاص نامہ نگار جو تفتیش حالات کے لئے پہنچا وہ لکھتا ہے کہ دو لاکھ آدمی جنگلوں اور پہاڑوں میں بھاگ گئی تھی۔ دبے کر دبے زر ہیں ہمسو سے زیادہ تو یقیناً مر چکے ہیں مشن ہسپتال کی جگہ ۳۰ گز نیچے چلی گئی۔ اور سمندر میں ہمیل کا پہاڑی علاقہ نمودار ہوا جہاں سے زمین پھٹی وہ جگہ آگ کی مانند گرم تھی۔ اور بھنی ہوئی مچھلیاں نکلیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہر غضب کے ساتھ ایک رحم ہوتا ہے۔ جہاں کچھ حصہ تباہ کیا وہ ایک نئی زمین بھی نکال دی۔ سبحانہ جل جلالہ

ان الدین عند اللہ

# الاسلام

## اذان

اسلام کی ہر ادا دلکش ہے۔ اسلام کی کسی بات کو لو۔ وہی عجیب اور دلربا ہوگی۔ اور جو چیز من عند اللہ ہو۔ اس میں نقص کون نکال سکتا ہے۔ من احسن دینا ممن اسلم وجہہ للّٰہ وھو محسن۔ مسلمان کے دین اسلام سے بڑھکر کس کا دین بہت اچھا ہو سکتا ہے اس میں تو انسان اپنا کچھ رکھتا نہیں سب کچھ حضرت رب العزت ہی کا کر دیتا ہے۔ اور باتیں تو درکنار رہیں۔ صرف عبادت کیطرف بلانے کے طریق کو غور سے دیکھو۔ کہ کس مذہب کا طریق اعلیٰ عمدہ اور معنی خیز ہے۔ دنیا میں بیسیوں مذہب پائے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک نے اجتماع اور اکٹھا ہونے کیلئے کوئی نہ کوئی طریق ایجاد اور اختراع کیا ہوا ہے۔ مگر اسلام کے طریق سے بڑھ کر نہ کسی مذہب نے آجتک کوئی طریق ایجاد کیا۔ اور نہ ہی کریگا۔ یہود۔ ہنود اور سکھ سنکھ اور ناقوس کے ذریعہ لوگوں کو بلاتے ہیں۔ عیسائی صاحبان گھنٹے بجاتے ہیں۔ مگر یہ سب طریق مہمل ہیں۔ کوئی طریق ایسا نہیں جو اپنے مطلب کو ادا کر سکے۔ گنگوں کے اشارے ہیں۔ ایک عقلمند انسان کے لئے کافی ہے کہ وہ اذان کے کلمات پر غور کرے جس سے اسے معلوم ہو جائیگا۔ کہ واقعی اس سے بڑھ کر عبادت کیطرف بلانے کا اور کوئی احسن طریق ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واذا نادیتم الی الصلوٰۃ اتخذوھا ھزوا ولعبا ذالک بانھم قوم لا یعقلون۔ اور جب تم نماز اور عبادت الٰہی کی طرف بلاتے ہو۔ لوگ اسکو ہنسی اور بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ وہ خود بے عقل اور بے سمجھ لوگ ہیں۔ اگر ان میں ذرا بھی عقل ہوتی۔ اور وہ تدبر اور تفکر سے کام لیتے۔ تو ضرور اس کی مراد کو سمجھ جاتے اور اس کے حق میں بُرے کلمات استعمال نہ کرتے۔ سکھ لوگ بیساکھی کے میلوں میں جمع ہوتے ہیں یا کتنی فحش گالیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کوئی ان کو ناپسند نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی اذان دیدے۔ تو اس کو اتنا بُرا سمجھتے ہیں۔ کہ خدا کی پناہ +

اسلام میں پہلے پہل نماز کے لئے مسلمان خود جمع ہو جایا کرتے تھے۔ اور بلانے کا طریق کوئی نہ تھا۔ اس سے اکثر مسلمانوں کو بہت تکلیف اور دقت محسوس ہوئی۔ مسلمانوں نے باہم ملکر مشورہ کیا۔ کہ اس کے لئے کیا کیا جاوے۔ کسی نے کہا۔ کہ نماز کے وقت پر آگ جلا دی جایا کرے۔ کسی نے کہا کہ ناقوس بجا دیجاوے۔ اور کسی نے کہا۔ کہ سنکھ کو پھونکا جاوے۔ کسی نے کہا کہ اسوقت گھنٹی بجانی چاہیئے غرضکہ مختلف آدمیوں نے مختلف رائے پیش کیں اور تمام رائیں رسول کریم کو پسند خاطر نہ ہوئیں۔ اور آپ نے سب کو ناپسند کیا۔ اس کے بعد جب صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ تو ایک صحابی عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب آیا۔ کہ ایک آدمی ناقوس بیچ رہا ہے۔ اُس نے اسکو کہا کہ ایک ناقوس مجھے دیدو اُس نے کہا کیا کرو گے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ نماز کے لئے بجایا کریں گے۔ تاکہ نماز کی لوگوں کو خبر ہو جایا کرے۔ اس نے کہا کہ میں تم کو اس سے بہتر کلمات سکھاتا ہوں۔ کہ تم نماز کے وقت بلند آواز سے کہا کرو۔ لوگ اس کو سنکر نماز کے لئے جمع ہو جایا کریں گے۔ وہ صحابی فوراً حضرت سرور عالم سید ولد بشر صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا۔ اور آپ کے سامنے اپنی خواب عرض کی وہ کلمات جو اذان میں پڑھے جاتے ہیں۔ آپ کو سنائے آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات سکھا دو اُس کی آواز بہت بلند ہے۔ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے زور سے اذان دی۔ تو حضرت عمرؓ بھی اس کو سنکر آنحضرتؐ کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ مجھے بھی یہی کلمات خواب میں بتائے گئے ہیں۔ عبداللہ بن زید آپکے پاس پہلے پہنچ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بہت اچھا ہوا۔ اور مزید تائید ہو گئی +

پس اذان کی ابتدا رویا صالحہ پر تھی۔ اور بے شک خدا کی طرف سے یہ رویا تھی۔ کیونکہ اس کے کلمات ایسی ترتیب سے رکھے گئے ہیں۔ کہ تمام اسلام کو ان کلمات میں بوجہ احسن بھر دیا ہے اور تمام مذاہب سے مذہب اسلام کو ممتاز کر کے لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ اب ہم اذان کے کلمات کی ترتیب اور اس کا مطلب لکھ دیتے ہیں۔ تاکہ لوگ جو اس کو بے حقیقت اور ہنسی سمجھتے ہیں۔ وہ اس سے باز آویں۔ کیونکہ ایک سمجھدار انسان اس سے کبھی ہنسی نہیں کریگا +

اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اللہ اکبر اللہ اکبر چار دفعہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔ تاکہ سویا ہوا انسان بھی چونک اٹھے۔ اور اس کو پتہ لگ جاوے کہ کوئی اللہ کی طرف بلا رہا ہے۔ جو سب سے بڑا ہے۔ اور اہل دنیا کو علے رؤس الاشہاد اعلان دے رہا ہے۔ کہ تمام اشیاء اور تم کام جن میں تم مشغول ہو وہ اللہ کے مقابل میں بالکل ہیچ ہیں اور کچھ ہستی نہیں رکھتے۔ اور اکبر کے لفظ کو مطلق رکھا ہے۔ مقید نہیں کیا تاکہ یہ معلوم ہو کہ اللہ ہر بات میں بڑا ہے۔ اس کا علم بھی بڑا ہے اس کی طاقت اور قدرت بھی سب سے بڑھ کر ہے غرضکہ ہر صفت کمال اور حسن اور احسان میں سب سے بڑا ہے۔ پھر مذاہب میں قریباً تمام مذاہب عظمت الٰہیہ کے قائل ہیں۔ پھر موذن دنیا کو باواز بلند کہتا ہے کہ میرا کیا عقیدہ ہے۔ میں برہمو نہیں۔ میں آریہ نہیں۔ میں عیسائی نہیں۔ میں مشرک نہیں۔ کیونکہ یہ تمام مذاہب خدا کو بڑا سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ مشرک بھی اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ اللہ سب بتوں سے بڑا ہے۔ بت صرف اس کی درگاہ میں پہنچانے کا ایک ذریعہ ہیں۔ پھر اعلان دیتا ہے۔ کہ میں موحد ہوں۔ خدا کو ایک مانتا ہوں۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود اور قابل عبادت نہیں ہے۔ کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جس کی فرمانبرداری کی جاوے اور جس سے محبت لگائی جاوے۔ اور جس کے آگے ذلت کے ساتھ رکوع اور سجود کئے جاویں۔ پھر اس کے بعد موذن دنیا میں یہ اعلان شائع کرتا ہے +

کہ یہ توحید میں نے کس سے سیکھی ہے۔ میں یہودی نہیں ہوں آریہ نہیں ہوں۔ اور نہ ہی برہمو ہوں۔ کیونکہ وہ بھی تو توحید کے قائل اپنے آپ کو بتاتے ہیں۔ اس لئے پھر نعرہ بلند کرتا ہے اشہد ان محمداً رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ محمد اللہ کا بھیجا ہوا ہے۔ پھر اس کے بعد اپنے اس اعلان اور نعرے کی غرض بتلاتا ہے۔ کہ میں نے تم کو بیہودہ نہیں بلایا۔ میرے بلانے کی ایک خاص غرض ہے میں تمہارا یونہی وقت نہیں ضائع کرنا چاہتا۔ میں تم کو اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں اس لئے وہ کہتا ہے حی علے الصلوٰۃ خدا کی عبادت کے لئے آؤ جسکو ہم نے ابھی کہا ہے کہ سب سے سب باتوں میں بڑا ہے۔ اور وہ ایک ہی فرمانبرداری کے لائق ہے آؤ اس کی عبادت کریں پھر بتلاتا ہے کہ اس عبادت سے کیا فائدہ ہوگا۔ تم دکھوں سے بچ جاؤ گے۔ اور تم کو سکھ مل جائینگے جیساکہ تمہاری فطرت میں ہے۔ کہ تم دکھوں سے بچنا چاہتے ہو۔ اور سکھ کو لینا چاہتے ہو۔ یاد رکھو۔ کہ ذکر الٰہی یاد خدا اور اللہ کی فرمانبرداری سے یہ حاصل ہوتا ہے پھر دوبارہ عظمت الٰہی کو ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔

اور خدا کی توحید کا ڈنکا تمام فضا میں پھیلاتا ہے۔ اب ہمیں خدارا کوئی بتلائے کہ اس سے بڑھ کر عظمت الٰہی اور توحید الٰہی اور اپنا عقیدہ اور اپنے عقیدہ کی غرض قصوی کس مذہب نے عبادت کی طرف بلانے کے وقت احسن طریق مقرر کیا ہے۔ اور سب طریق مہمل ہیں بے شک اور سب طریق عجمی ہیں۔ اور یہ عربی طریق ہے یہ اپنے مطلب کو کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور تمام طریق گم صم ہیں۔ کوئی اپنا مطلب بیان نہیں کر سکتے۔ بلکہ جیساکہ گنگے کی بات اشارہ سے سمجھتی ہیں ایسا ہی اہل مذہب اس کے اشارہ سے سمجھتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ اجنبی کو پتہ نہیں لگتا۔ کہ کیا کہہ رہا ہے۔ مگر موذن کی آواز نہ صرف نمازیوں کو جمع ہونے کی اطلاع دیتی ہے بلکہ اسلام کے اصول سے ناواقفوں کو آگاہ کر دیتی ہے اور اطلاع کیساتھ دعوۃ الی الخیر بھی کر دیتی ہے۔ اور یہ وہ خوبی ہے۔ جو اسلام کے سوا کسی مذہب میں نہیں + + +

ومبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

# تصدیق المسیح

## قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین

یہ یقینی بات ہے کہ جہان کو بقا نہیں اس جہان کی ہر شے فنا پذیر ہے جب اس کے تمام افراد فانی ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ اس جہان پر یوم حساب نہیں آئیگا۔ جب کسی عقلمند کو انفرادی فنا سے انکار کی گنجائش نہیں تو کیا وجہ ہے کہ اس کارخانہ عالم پر فنا طاری نہیں ہو گی۔ حالانکہ افراد کے مجموعہ سے جہان بنتا ہے قیامت کے دلائل میں سے اور زبردست دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مامورین کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ سے دنیا میں یہ اعلان شائع کرواتا ہے۔ کہ ان کے ماننے والے باوجود ذلیل ہونے کے معزز اور کامیاب ہو جاوینگے۔ اور ان کے اعدی عدو باوجود ظاہری حشمت و شوکت کے انکے سامنے ہلاک ہو جائینگے یہ نمونہ تمام انبیاء کی سوانح میں پائے جاتے ہیں۔ مگر کیسا مبارک ہے ہمارا زمانہ جسمیں ہم نے مسیح موعود کو مانا۔ اور اس جری اللہ فی حلل الانبیاء نے ازسرنو انبیاء کی سنت کو زندہ کیا اور ان کے معجزے اس موجودہ زمانہ کے لوگوں کے سامنے پیش کئے الحمد للہ کہ ہمارا مذہب اسلام دوسرے مذاہب کی طرح مردہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ مذہب ہر وقت زندہ ہے اور ہر وقت اپنے پھل دیتا ہے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم پر بھاری احسان کیا ہے کہ اس نے اپنا مسیح اور مہدی بھیجکر اسلام کی زندگی کا تازہ ثبوت دیا۔ اور قرآن شریف کے من عند اللہ ہونے کو ثابت کیا۔ ورنہ گذشتہ قصے تو ہر مذہب کی کتب اور اوراق میں پائے جاتے ہیں۔ گذشتہ معجزات کو معیار صداقت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ تمام مذاہب اس میں مساوات کا حکم رکھتے ہیں۔ اور اس سے قیامت کی دلیل بھی ازسرنو تازہ ہو گئی۔ کیونکہ قائلین قیامت کے سامنے منکرین قیامت ہمیشہ مغلوب ہوتے رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اور صداقت کے لئے زمین و آسمان گواہی دے رہے ہیں۔ بہت سے مقامات ہیں۔ جو کہ آپکی صداقت پر مہر ثبت کر چکے ہیں۔ قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین۔ کہدے زمین میں چلو اور خصوصاً ان مقامات کو جا کر نظر اعتبار سے دیکھو۔ کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ چونکہ آجکل کا زمانہ اس قسم کا ہو گیا ہے کہ گھر بیٹھے لوگ دنیا کا سیر کر لیتے ہیں۔ سو ہم بھی اپنے ناظرین کو چند مقامات کی سیر کراتے ہیں۔ جہاں کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہم السلام کے مکذبین کو حضرت احدیت کے صاعقہ جلال نے بھسم کر دیا۔ اور ان کو اس جہان سے اٹھا لیا۔ اور ان کی تدابیر اور حیل کو خاک میں ملا دیا۔ اور ازسرنو ثابت کر دیا۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ لازمی اقرار دے لیا ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول ہی غالب ہوتے رہیں گے۔ اور اُن کے مقابل میں ان کے مکذبین روسیاہ اور نامراد ہوتے رہیں گے۔ وقد مکروا مکرھم وعند اللہ مکرھم وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہٖ رسلہ ان اللہ عزیز ذو انتقام۔ حالانکہ مکذبوں نے رسولوں کے برخلاف بڑے زور سے تدابیر کیں اور اللہ کے پاس اُن کی تدبیریں محفوظ ہیں۔ ان کی تدبیریں پہاڑوں کو ٹلانے والی تھیں۔ مت سمجھو کہ اللہ اپنا وعدہ (کہ میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب آتے رہیں گے) اپنے رسولوں سے خلاف کریگا۔ ضرور اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔ کیا اب بھی شک ہے۔ حضرت میرزا غلام احمد کے رسول اللہ ہونے میں قصور ایک بڑا قصبہ ہے۔ اور ضلع لاہور میں شامل ہے۔ وہ زمین اس قابل ہے کہ اس کی سیر کی جائے کیونکہ وہاں ایک مکذب تھا جسکا نام مولوی غلام دستگیر تھا۔ وہ اول الکفرین بنا۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کیا۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور میں ابتہال اور تضرع سے دعا کی۔ کہ اے خدا اگر یہ مرزا غلام احمد سچا ہے اور تیری طرف سے بھیجا ہوا ہے تو مجھے تباہ کر دے۔ اور اگر یہ جھوٹا ہے جیسا کہ میرا یقین کامل ہے۔ تو اس کو ہلاک کر اور مجھے سرسبز کر دے۔ نتیجہ دیکھو کیا ہوا۔ خود قصور میں جا کر دریافت کر لو کہ وہ کب مرا اور کیوں مرا۔ کیا یہ زندہ ثبوت نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لئے ظاہر فرمایا۔ اے سرزمین قصور تجھ پر حجت پوری ہو چکی۔ افسوس اگر تو اس سے فائدہ نہ اٹھاوے تیرے پہلوان کو خدا تعالیٰ نے مغلوب کر دیا۔ اور تجھ پر ثابت کر دیا کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی خدا کے مرسل ہیں۔

علیگڈھ تو اس زمانے میں اتنا مشہور شہر ہے۔ کہ دنیا اس کو جانتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے وہاں بھی اپنے مامور کی صداقت کا زبردست نشان ظاہر کر دیا۔ کیونکہ وہاں ہزارہا لوگ جاتے رہتے ہیں۔ اور ہزاروں طلباء وہاں درس پاتے ہیں۔ وہاں بھی خدا تعالیٰ کے رسول کی صداقت قائم ہو جاوے۔ علیگڈھ کے مولوی محمد اسماعیل نے حضرت کی سخت مخالفت کی۔ اور آپکے برخلاف دعا کی۔ اور بڑے استہزا سے پیش آیا۔ آخر وہ استہزا اس پر الٹ پڑا۔ ولقد استھزئ برسل من قبلک فحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہ یستھزءون اور ضرور تجھ سے پہلے رسولوں پر ہنسی کی گئی۔ وہی ہنسی مخالفوں پر الٹ پڑی اور وہی خود ہلاک ہو گئی خدا تعالیٰ نے اس مولوی محمد اسمٰعیل کو حضرۃ جری اللہ فی حلل الانبیاء کی حین حیات میں ہی تباہ کر دیا۔ اور حضرت صاحب کی صداقت پر ایک دلیل قائم کر دی۔ جموں ریاست کشمیر میں ایک شہر ہے وہاں چراغدین نام حضرت اقدس کا مکذب بنا اور آپکے برخلاف اعلان شائع کیا اور اسمیں ایک دعا کی جسکے پڑھنے سے دل دھڑک جاتے ہیں۔ کہ کس دلیری اور جرأت سے اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی ہے۔ اس کی تحریر کا فوٹو بجنسہٖ حضرۃ صاحب نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں شائع کیا ہے۔ وہ ضرور پڑھنے کے قابل ہے۔ کہ کسطرح اُس نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور کسطرح وہ دعا پوری ہوئی۔ اور اس کی روسیاہی اور حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی ثابت کر رہی ہے۔ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار اس میں بصیرت والوں کے لئے عبرت ہے اس کو طاعون ہوئی۔ اور وہ ذلیل اور خوار ہو کر اس دنیا سے خائب و خاسر رخصت ہوا۔ کیا جموں والوں کے لئے اور تمام کشمیر کیلئے یہ کوئی کم نشان تھا۔ افسوس تو یہ ہے کہ لوگ نشانات الٰہیہ سے تغافل اور لاپرواہی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ وکاین من اٰیۃ فی السمٰوات والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون اور کتنے نشان ہیں آسمانوں اور زمین میں لوگ انکے پاس سے گذر جاتے ہیں مگر ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔

وادی کانگڑہ کو کون نہیں جانتا۔ اس کے متعلق حضرت اقدس کے الہام نے پہلے سے بتا دیا تھا۔ عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ یہ ولائت کانگڑہ تباہ ہو جائیگی۔ ۴ ؍ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ نے کیا تمام دنیا میں زلزلہ نہیں ڈالا۔ اسی کوس مربع زمین تباہ ہو گئی۔ دیوی کا مندر بالکل مسمار ہو گیا۔ ابھی تک وہ نہیں بن سکا۔ حالانکہ اس کے لئے بہت کوشش کی گئی۔ کیا یہ نشان کوئی کم تھا۔

آپ کی صداقت کے نشان صرف ہندوستان اور ایشیا میں محدود نہیں ہیں بلکہ امریکہ اور یورپ بھی ان کا گواہ ہے کہ انہوں نے آپکی صداقت کے نشان دیکھے ہیں۔ امریکہ شمالی میں ایک ملک وسیع ہے جس کا نام اضلاع متحدہ ہے۔ وہاں ایک جھوٹا الیاس پیدا ہوا۔ اس کا نام ڈوئی تھا اس نے تثلیث کی حمایت کی اور اسلام کی تباہی کی پیشگوئی کی حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اسے للکار کر کہا کہ خدا نے مجھے بھیجا کہ اسلام کو تقویت دوں۔ اور تو بھی اسکی طرف سے اپنے آپکو سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اسلام تباہ ہو جائیگا۔ آ تو میرے مقابل میں اس دعا سے جسنے تجھے بھیجا۔ کہ وہ مجھے ہلاک کرے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔ جس نے مجھے بھیجا ہے کہ وہ تجھے ہلاک کرے۔ اس نے رعونت اور تکبر کیا اور کہا کہ میں تمہیں اپنے خطاب کے لائق نہیں سمجھتا۔ آخر حضرت اقدسؑ نے اسے دوبارہ چیلنج دیا۔ کہ اگر وہ میرے مقابلے میں نہیں آئیگا۔ خدا تعالیٰ اسے میرے سامنے ذلیل و خوار کریگا۔ اور اسے تباہ کر دیگا۔ حضرت صاحب کے اس اعلان کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں اس کا صیحون شہر تباہ ہو گیا اس کے معتقد اس سے جدا ہو گئے۔ اور اس کے جانی دشمن ہو گئے۔ اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس سے الگ ہو گئے۔ اور مخالف ہو گئے۔ اور آخرکار وہ اس دنیا میں مخذول و متروک ہو گیا۔ اور مفلوج ہو کر اس دنیا سے گذر گیا۔ اور امریکہ کے اخبارات نے اس کو زور سے شائع کیا۔ اور گواہی دی کہ واقعی حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی پوری ہوئی٭۔ کیا یہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کے رسول اللہ ہونے پر کافی گواہ نہیں ہیں۔ کافی ہے ماننے کو اگر اہل کوئی ہے۔

٭اور ڈوئی جھوٹا ہو کر نامراد مر گیا۔

# امر بالمعروف

## حاسبوا قبل ان تحاسبوا

تمام مذاہب سماویہ کا اتفاق ہے کہ انسان کی پیدائش یونہی لغو اور بیہودہ نہیں یہ اپنے ساتھ نتائج اور ثمرات رکھتی ہے۔ گندم از گندم بروید جو ز جو۔ از مکافات عمل غافل مشو۔ اور یہ بھی متفق علیہ مسئلہ ہے۔ کہ یہ جہان اعمال کی سزا اور پاداش دینے کیلئے کافی نہیں ہے بلکہ اس کی نسبت کہا گیا ہے۔ الدنیا مزرعة الآخرة۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ جو یہاں گندم بوئیگا۔ وہ وہاں جاکر گندم کاٹیگا۔ جو یہاں چنے بوئیگا۔ وہ وہاں جاکر چنے کاٹیگا۔ جو یہاں کیکر کے کانٹے بوئیگا۔ وہ وہاں ببول کے کانٹے کاٹیگا۔ غرضکہ جیسا کروگے۔ ویسا بھروگے۔ ما خلقنا السموات والارض وما بینہما لاعبین۔ ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے مابین کو بے حقیقت نہیں بنایا۔ بلکہ ان کے بنانے میں خاص اغراض مد نظر ہیں۔ اور ان اغراض کے مطابق نتائج مرتب ہونگے ✦

اور نظام عالم کی ترتیب بھی ایسی واقع ہوئی ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ جہان اتفاقی پیدائش نہیں ہے بلکہ ایک قادر مقتدر ہستی کے خاص ارادے کے ماتحت عدم سے وجود میں لایا گیا ہے۔ ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتہا وبث فیہا من کل دابة وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لایات لقوم یعقلون۔ اگر عقلمند لوگ اس نظام عالم کی ترتیب پر غور وخوض کریں۔ تو انکی تحقیقات کا یہ نتیجہ نکلیگا۔ کہ ضرور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور لیل و نہار کے اختلاف میں اور ان جہازوں میں جو قسم قسم کے سامان اور اسباب تعیش لیکر سمندروں میں چلتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ بادلوں سے پانی اتارتا ہے اور اس کے ساتھ مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اور ہواؤں کے چلنے میں اور ان کے ذریعہ سے بادلوں کے بننے میں جو آسمان اور زمین کے درمیان بنتے ہیں۔ کوئی حکمت ہے اور کہ اس کارخانۂ عالم کی باگ کسی مدبر بالارادہ ہستی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس نے اس کی ترتیب اور نظام ایسی محکم ترکیب سے کیا۔ کہ عقلمندوں کی عقلیں حیرت کے سمندر میں غرق ہوجاتی ہیں۔ دیکھو اس آیۃ کریمہ کو کس نسق ونظم سے بیان فرمایا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ہیئت کذائی اس بات کی متقضی ہے کہ دن رات پیدا ہوں۔ کیونکہ زمین نظام شمس کے گرد طواف کرتی رہتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دن اور رات مختلف مقامات میں مختلف ہوجاتے ہیں۔ اور اس اختلاف لیل ونہار کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ مختلف ملکوں میں مختلف اجناس مختلف اوقات میں پیدا ہوتی رہتی ہیں جن کا لابدی اور ضروری نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ ایک ملک اپنے ملک کی پیداوار اور ساختہ اشیاء دوسرے ملک میں سمندر کے ذریعہ کشتیوں میں روانہ کرے۔ تاکہ دوسرے ملک کے لوگ ان اشیاء خداداد سے منتفع اور متمتع ہوسکیں۔ اور یہ پیداوار جو زمین سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر اسے آسمانی پانی نہ ملے۔ تو کبھی پھول پھل نہ سکے۔ اور بغیر باران الہٰی کے ان کھیتوں کا پکنا محال امر ہوجاتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے کہ وہ اوپر سے زمین پر بارش کو نازل فرماتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے مردہ زمین میں جان ڈالتا ہے اور جسکا نتیجہ لازمی یہ ہوتا ہے۔ کہ عالم حیوانات میں کثرت اور بہتات ہوجاتی ہے۔ اور جب اس نازل کردہ پانی کو موالید ثلاثہ جذب کر لیتے ہیں۔ تو اللہ یہ انتظام کرتا ہے کہ سمندروں سے ہواؤں کو چلاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور پھر دوبارہ نزول باران الہٰی ہوتا ہے کیا ہی ترتیب محکم ہے اس آیۃ کریمہ میں اس نظام عالم کی ترتیب کی طرف اشارہ ہے اور اس میں بڑے بڑے نشان ہیں۔ مگر کون ان سے منتفع ہوسکتا ہے صرف وہی جو اپنے آپکو گناہوں سے باز رکھتے ہیں۔ اور کبھی احکام الہیہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور تدبر اور غور سے خدا تعالیٰ کی مخلوقات کو نظر اعتبار سے دیکھتے ہیں ✦

دوستو یہ بات مسلم ہے کہ ہماری اس زندگی کا ضرور ہمیں ثمرہ ملتا ہے تو پھر ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہمارا وہ ثمرہ عمدہ اور بہتر ہو۔ جس سے ہم خوشحال ہوسکیں اور برا اور خراب نہ ہو جسکے نتیجہ میں ہمیں دانت پیسنے پڑیں۔ اور جب ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ضرور دوسرا جہان بھی ہے۔ جہاں تمام عالم کے نتائج اسے ملتے ہونگے تو کیا باعث اور سبب ہے۔ کہ ہم اس جہان کے متعلق تغافل اور بے اعتنائی کو کام میں لاویں۔ ہمیں اسکی ضرور فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جبتک ہمیں اس کی فکر نہ ہوگی تو ہمیں اپنے نقائص کیسے محسوس ہونگے۔ اور جب ہم اپنے نقصوں اور عیوب سے بے خبر رہینگے۔ تو کسطرح ہم اپنی اصلاح کرسکیں گے۔ غرضکہ ہمیں دوسرے جہان کے لئے ہر وقت مستعد اور تیار رہنا چاہیئے۔ وتزودوا فان خیر الزاد التقوی واتقون یا اولی الالباب اور زاد راہ کی فکر کرو سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ الہٰی ہے اور اللہ سے ڈرو اے عقلمندو۔ معمولی بات ہے کہ انسان کسی سٹیشن سے ریل پر سوار ہونے لگتا ہے تو طبعاً اسکا ہاتھ جیب کیطرف جاتا ہے کہ آیا اسکے پاس پورا کرایہ بھی ہے یا نہیں اگر وہاں ایک پیسہ بھی کم نکلتا ہے۔ تو اسکو ٹکٹ نہیں ملسکتا۔ یہی حال ہے تقویٰ الہیہ کا جب وہ اس حد کو پہنچا ہوا ہو۔ جو قبولیت کی حد ہوتی ہے۔ تو وہ قبول ہونے کے قابل ہوگا۔ ورنہ کیسے قبول ہوسکتا ہے اور اس تقویٰ کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ نے محاسبہ کا طریق مقرر فرمادیا ہے۔ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ عیوب کے متعلق علم کا ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ انسان کو عیوب کے ترک کی فکر پیدا ہو۔ اور اس فکر سے اسکے اعمال بد میں اصلاح ہونی شروع ہوجائیگی۔ یا ایہا الذین اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو۔ اور تقویٰ کے حصول کا طریق یہ ہے کہ ہر ایک نفس خوب دیکھ لے جو اس نے کل کیلئے آگے بھیجا ہے۔ یعنی اپنے تمام کاموں اور اعمال کی پڑتال کرے کہ کونسے اسکے اعمال اصلاح کے قابل تھے اور کونسے اسکے اعمال نیک تھے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ اسمیں اصلاح کیلئے احساس اور تنبہ پیدا ہوجاویگا۔ اور اس محاسبہ کے متعلق تقویٰ الہیہ کی مدد سے توفیق ملتی ہے، کیونکہ راس الحکمة مخافة اللہ خدا کا ڈر دانائی کی ابتداء ہے اور کام کرتے وقت تم اپنے دل میں یہ رکھا کرو کہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ کہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب خبر رکھتا ہے۔ پس دوستو تم اللہ سے ڈرنے کے عادی ہوجاؤ۔ اور ہر روز رات کو سوتے ہوئے اپنے تمام دن کے اعمال اور کاموں پر ریویو اور پڑتال کیا کرو۔ اب وقت ہے اصلاح کرلو اپنے حساب کرلو۔ پھر ایک وقت آئیگا۔ کہ تم اسوقت کہو گے۔ اے افسوس کاش ہم پہلے اپنی اصلاح کرتے اور اپنے محاسبے کرتے تم اپنی طرف سے اپنے حساب کو صاف کرلو تاکہ وہاں حساب دیتے ہوئے تمہیں مشکلات پیش نہ آئیں یاد رکھو کہ ایمان بین الخوف والرجاء ہے خوف اور امید دونوں سے کام لو خوف تمہیں اللہ کی نافرمانی سے بچائیگا اور امید تمہیں اس کی رحمت کیطرف رغبت دلائیگی۔ آج ہمیں اپنے اعمال کی فکر ہونی چاہیئے کہ وہ درست اور ٹھیک ہوجاویں ورنہ کل یہ موقعہ ہاتھ سے جاتا رہیگا۔ اور اسوقت ہمیں سوائے کف افسوس ملنے کے اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہوگا۔ موت کا کوئی وقت نہیں ہمیں ہر وقت موت کیلئے تیار رہو۔ اور یہی تو وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید نے فرمادیا ہے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جو اس کے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تقویٰ الہٰی اسطرح حاصل ہوسکتا ہے کہ تم ہر وقت موت کو مطمح نظر رکھو۔ اور تمہیں ہر وقت اپنے حساب کا خیال رہے غرضکہ محاسبہ اسوقت ہمیں بڑا فائدہ اور نفع دیسکتا ہے اگر ہم اسے ترک کر دیں ورنہ ایک دن آئیگا کہ ہمیں پچھتانا پڑیگا۔ اور ہمارے تمام کام بغیر اصلاح کے رہجائینگے اسلئے قرآن ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتا ہے وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون ان تقول نفس یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ وان کنت لمن الساخرین او تقول لو ان اللہ ہدانی لکنت من المتقین او تقول حین تری العذاب لو ان لی کرة فاکون من المحسنین بلی قد جاءتک ایاتی فکذبت بہا واستکبرت وکنت من الکافرین اور اپنے رب کیطرف جھکو اور اسکے فرمانبردار بن جاؤ پیشتر اس کے کہ تمہارے پاس عذاب آوے پھر تمہیں مدد نہ ملیگی مبادا ایسا ہو کہ کوئی نفس کہے اے افسوس مجھ سے حقوق الہٰی کے متعلق کمی ہوگئی ہے اور میں ہنسی کرنے والوں میں سے تھا یا یہ کہے اگر اللہ مجھ کو ہدایت دیتا تو میں متقیوں میں سے ہوتا یا یہ کہے جب وہ عذاب کو دیکھیگا اگر مجھے دوبارہ واپس جانا ملے تو میں نیک ہو جاؤنگا ہاں تیرے پاس نشان آئے تو نے انکی تکذیب کی اور تو نے تکبر کیا اور تو کافر بن رہا

# تاریخ اسلام

## سیرت النبی

### طہارت النفس سادہ زندگی

میں نے پچھلے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادگی کا ذکر کیا ہے کہ آپ کسطرح تکلفات سے محفوظ تھے۔ اور آپکا ہر ایک فعل اپنے اندر سادگی اور بے تکلفی کا رنگ رکھتا تھا۔ اب میں آپکی سادہ زندگی کا حال بیان کرنا چاہتا ہوں۔

**کھجور اور پانی پر گذارہ**۔ جو لوگ اس زمانہ کے امرا اور دولتمندوں کے دیکھنے کے عادی ہیں وہ تو خیال کرتے ہونگے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں کی طرح عمدہ عمدہ کھانے کھایا کرتے ہونگے۔ اور ایک شاہانہ دسترخوان آپ کے آگے بچھتا ہوگا۔ لیکن وہ یہ معلوم کرکے حیران ہونگے۔ کہ واقعہ بالکل خلاف تھا۔ اور اگر ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سادگی کے کامل نمونہ تھے۔ تو دوسری طرف سادہ زندگی میں بھی آپ دنیا کے لئے ایک نمونہ تھے۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے بھانجے حضرت عروہ سے فرمایا۔ یا ابن اختی ان کنا لننظر الی الھلال ثم الھلال ثلاثۃ اھلۃ فی شھرین وما اوقدت فی ابیات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نار فقلت یا خالۃ ما کان یعیشکم قالت الاسودان التمر والماء الا انہ قد کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیران من الانصار کانت لھم منائح وکانوا یمنحون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من البانھا فیسقینا۔ یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے عروہ سے فرمایا۔ کہ اے میرے بھانجے ہم لوگ تو دیکھا کرتے تھے ہلال کے بعد ہلال حتی کہ تین تین ہلال دیکھ لیتے یعنے دو ماہ گذر جاتے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی حضرت عروہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے کہا اے خالہ پھر آپ لوگ کیا کھاتے تھے۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ کہ اسودان یعنی کھجور اور پانی کھاکر گذارہ کیا کرتے تھے۔ ہاں اتنی بات تھی۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد انصار ہمسایہ تھے۔ اور ان کے پاس دودھ والی بکریاں تھیں۔ وہ آپکو ان کا دودھ ہدیہ کے طور پر دیا کرتے تھے اور آپ وہ دودھ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔

اللہ اللہ کیسی سادہ زندگی ہے کہ دو دو ماہ تک آگ ہی نہیں جلتی۔ اور صرف کھجور اور پانی یا دودھ پر گذارہ ہوتا ہے۔ اس طریق عمل کو دیکھ کر مسلمانوں کو شرمانا چاہئیے۔ کیونکہ آجکل اسی اکل و شرب کی مرض میں گرفتار ہیں اگر پوری طرح تحقیقات کیجائے۔ تو مسلمانوں کا روپیہ کھانے پینے میں ہی خرچ ہوجاتا ہے اور وہ مقروض رہتے ہیں وہ اس نبی کی امت ہیں جو مقتدر ہو کر پھر سادہ زندگی بسر کرتا تھا پھر کیسے افسوس کی بات ہے۔ کہ ان کے پاس نہیں ہوتا اور وہ زبان کے چسکے کو پورا کرنے کیلئے قرض لیکر اپنے آپکو مصیبت میں ڈالتے ہیں۔ اگر وہ اپنے آپکو آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ پر چلاتے اور اسراف سے مجتنب رہتے۔ تو آج اس بدتر حال کو نہ پہنچتے۔

اس جگہ یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آنحضرت صلعم اگر ایکطرف سادگی کا نمونہ تھے۔ تو دوسری طرف رہبانیت کو بھی ناپسند فرماتے تھے۔ اور اگر اعلیٰ سے اعلیٰ غذا آپکے سامنے پیش کیجاتی تھی۔ تو اسے بھی استعمال فرماتے تھے۔ اور یہ نہیں کہ نفس کشی کے خیال سے اعلیٰ غذاؤں سے انکار کردیں۔ اور یہی کمال ہے جو آپکو دوسرے لوگوں پر فضیلت دیتا ہے کیونکہ آپ کل دنیا کے لئے آئے تھے۔ نہ کہ صرف کسی خاص قوم یا خاص گروہ کے لئے اسلئے آپکا ہر قسم کی خوبی میں کامل ہونا ضروری تھا اور اگر آپ ایکطرف سادہ زندگی میں کمال رکھتے تھے تو دوسری طرف طیب اشیاء کے استعمال سے بھی قطعاً اجتناب نہ فرماتے تھے۔

**وفات تک آپکا یہی حال رہا**۔ اس حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ایسی بات بھی ہوجاتی تھی۔ کہ دو دو ماہ تک آگ نہ جلے۔ مگر اب میں ایک اور حدیث درج کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ واقعہ چند مہینوں یا سالوں کا نہیں۔ بلکہ آپ کی وفات تک یہی ہوتا رہا۔ اور صرف چند ماہ تک آپنے اس مشقت کو برداشت نہیں کیا۔ بلکہ آپ ہمیشہ اس سادگی کی زندگی کے عادی رہے۔ اور عسر و یسر میں ایک سا حال رہا۔ اگر ابتدائی عہد میں کہ آپ دشمنوں کے نرغہ میں گھیرے ہوئے تھے۔ اور آپکو اپنا وطن تک چھوڑنا پڑا تھا۔ آپ اس سادگی سے بسر کرتے تھے۔ تو اس وقت بھی جبکہ ہزاروں روپیہ آپکے پاس آتا۔ اور آپ ایک ملک کے بادشاہ ہوگئے تھے۔ آپ اسی سادگی سے بسر اوقات کرتے اور کھانے پینے کی طرف زیادہ توجہ نہ فرماتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہ مر بقوم بین ایدیھم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابیٰ ان یاکل قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من الخبز۔ یعنی حضرت ابوہریرہ ایک جماعت پر گذرے لوگوں کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری پڑی تھی۔ پس انہوں نے آپکو بھی بلایا۔ مگر آپنے کھانے سے انکار کیا اور کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے گذر گئے۔ اور آپنے پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی اسلئے میں بھی ایسی چیزیں نہیں کھاتا) اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو دن نہیں بلکہ وفات تک آنحضرت صلعم نے ایسی ہی سادہ زندگی بسر کی۔

اس آیت کی تصدیق حضرت عائشہ بھی فرماتی ہیں۔ آپ سے روایت ہے کہ ماشبع آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم منذ قدم المدینۃ من طعام البر ثلاث لیال تباعا حتی قبض۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آل نے اسوقت سے کہ آپ مدینہ تشریف لائے اسوقت تک کہ آپ فوت ہو گئے۔ تین دن متواتر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

ان تینوں حدیثوں کو ملا کر روز روشن کی طرح ثابت ہوجاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے نہایت سادگی سے زندگی بسر کی۔ اور باوجود اس محنت اور مشقت کے جو آپکو کرنی پڑتی تھی۔ آپ اپنے کھانے پینے میں اسراف نہ فرماتے تھے۔ اور اسیقدر کھاتے جو زندگی کے بحال رکھنے کے لئے ضروری ہو اور آپکا کھانا عبادت اور قوت کے قایم رکھنے کیلئے تھا نہ کہ آپکی زندگی دنیا کے بادشاہوں کیطرح کھانوں کی خواہش میں گذرتی تھی۔ آپ ہی اس مصرعہ کے پورا کرنے والے تھے۔ کہ خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است۔

اب ہم یہ بتلاتے ہیں۔ کہ آپکا کھانا بھی نہایت سادہ ہوتا تھا۔ اور جو کچھ کھاتے تھے۔ اسمیں بھی بہت تکلفات سے کام نہ لیتے تھے۔ حضرت انس رضی سے روایت ہے۔ کہ ما علمت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اکل علی سکرجۃ قط ولا خبز لہ مرقق قط ولا اکل علی خوان قط قیل لقتادۃ فعلام کانوا یاکلون قال علی السفر مجھے نہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نے کبھی طشتریوں میں کھایا ہو۔ اور نہ آپکے لئے کبھی چپاتیاں پکائی گئیں اور نہ کبھی آپنے تخت پر کھایا قتادہ سے (جنہوں نے حضرت انس رضی سے روایت کی ہے) سوال کیا گیا کہ پھر وہ کس پر کھایا کرتے تھے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ دسترخوان پر۔

حضرت انس کی روایت اس لحاظ سے قریباً اہل بیت کے برابر سمجھی جانیکے قابل ہے کہ آپ ابھی بچہ تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے کیونکہ ان کے رشتہ داروں نے انہیں آنحضرت صلعم کی خدمت کیلئے پیش کیا تھا۔ اور یہ آنحضرت صلعم کے مدینہ تشریف لانیکے وقت سے جو آپکے ساتھ رہے۔ تو وفات تک الگ نہ ہوئے اور آپکی زندگی بھر خدمت میں مشغول رہے پس آپکی روایت ایک واقف کار کی روایت ہے جو ہر وقت آپکے ساتھ رہنیکی وجہ سے ایسے امور میں بہت دوسروں کی نسبت زیادہ پختہ اور مضبوط رائے رکھتا تھا اسلئے نہایت وزندار اور واقعات کے مطابق ہے۔ اب اس زندگی کو مجموعی حیثیت سے دیکھو۔ کہ ایک انسان بادشاہ ہے۔ اسے سب کچھ نصیب ہے۔ اگر چاہے تو اچھے سے اچھے کھانے کھا سکتا ہے اور پر تکلف دسترخوانوں پر بیٹھ سکتا ہے لیکن باوجود مقدرت کے وہ اسی بات پر کفایت کرتا ہے کہ کبھی تو کھجور اور پانی سے اپنی بھوک کو توڑ لیتا ہے اور کبھی جو کی روٹی کھا کر گذارہ کر لیتا ہے اور کبھی گیہوں کی روٹی تو کھاتا ہے مگر وہ بے چھنے آٹے کی ہوتی ہے پھر نہ اسکے سامنے کوئی بڑا دسترخوان بچھایا جاتا ہے۔ نہ سینیوں میں کھانا چنا جاتا ہے بلکہ ایک معمولی دسترخوان پر سادہ کھانا رکھ کر کھا لیتا ہے۔ اور باوجود ایسی سادہ زندگی بسر کرنیکے دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ کھانا کھانیوالوں اور اپنے جسم کی پرورش کرنے والوں سے ہزار گنا بڑھکر کام کرتا ہے آنحضرت صلعم نے اپنی زندگی میں یہ بھی نمونہ دکھا دیا ہے۔ کہ ہر قسم کی اعلیٰ سے اعلیٰ غذائیں بھی آپ استعمال فرما لیتے تھے مگر دوسری طرف اس سادہ زندگی سے ہمارے ان امراء کے لئے ایک نمونہ بھی قایم کر دیا ہے۔ جن کی زندگی کا انتہائی مقصد اعلیٰ خوراک اور پوشاک ہوتی ہے۔

+ + +

# تادیب النساء

## عورتوں کو علوم دینیہ کی تعلیم

گو مسلمانوں کے ادبار کیوجہ سے اسوقت خود مرد بھی تعلیم سے بے بہرہ اور جاہل ہیں۔ مگر پھر بھی ان میں کچھ نہ کچھ علم ہے مگر عورتوں کا تو بہت برا حال ہے اور عورتیں بہت کم ایسی نکلینگی۔ جنہیں عام موٹے موٹے مسائل سے بھی واقفیت ہو +

اسلام کا پہلا رکن نماز ہے کوئی مسلمان نہیں جو اس حکم سے مستثنا ہو جسوقت سے بچہ کو ہوش آتی ہے یعنی سات برس کی عمر سے اس فرض کی ادائیگی کی تاکید شروع ہوتی ہے۔ اور والدین کو حکم ہے کہ سات برس کی عمر سے بچہ کو تاکید کریں۔ دس برس کی عمر میں تو پھر بہت تاکید ہے بلوغت کے بعد بیماری تندرستی سفر حضر ہر حالت میں یہ فرض لازم رہتا ہے۔ اور کسی پر سے ساقط نہیں ہوتا۔ زکواۃ اور حج تو مستطیع لوگوں پر فرض ہیں روزہ مقیم و تندرست پر فرض ہے۔ مگر نماز مستطیع غیر مستطیع مقیم یا مسافر تندرست یا بیمار ہر ایک بالغ پر فرض ہے پس یہ اسلام کے ارکان میں سب سے بڑا رکن ہے مگر کیا مسلمان اسوقت اپنی بیویوں سے کبھی اتنا بھی پوچھتے ہیں کہ انہیں نماز آتی بھی ہے یا نہیں بہت کم لوگ ہونگے جنہوں نے ایسا کیا۔ پھر جب کبھی پوچھا بھی نہیں جاتا تو سکھانا کیا ہے۔

میں اس بارہ میں تمام احباب کو خاص طور پر متوجہ کرتا ہوں کہ وہ نماز کے تمام مسایل عورتوں کو سکھائیں اور انہیں بار بار اسکی تاکید کرتے رہیں۔ جس گھر میں نماز میں سستی ہوتی ہے۔ اس میں بہت کم برکت ہوتی ہے +

جن عورتوں کو نماز بالکل نہ آتی ہو۔ انہیں پڑھائی جائے۔ جو کچھ جانتی ہوں کچھ نہ جانتی ہوں۔ انہیں سب مسائل بتائے جائیں اور پھر کبھی ان سے پوچھ لیا جائے۔ کہ یاد بھی ہے یا نہیں +

بے شک ابتدا میں نماز ایک بوجھ معلوم ہوگا۔ کیونکہ پانچ وقت وضو کر کے نماز پڑھنا نئے آدمی کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ عادت پڑ جاتی ہے +

دوسرے زکواۃ دینے کا رواج عورتوں میں کم ہے۔ حالانکہ مردوں سے زیادہ عورتیں ہیں جن پر زکواۃ فرض ہے کیونکہ مرد تو وہی لوگ صاحب زکواۃ ہیں جو مالدار اور صاحب جائداد ہیں۔ اور یہ بہت کم ہوتے ہیں۔ مگر عورتیں تو بہت کم ہونگی جنکے پاس کچھ بھی زیور نہ ہو۔ عام طور پر عورتوں کے پاس کچھ نہ کچھ زیور ضرور ہوتا ہے مگر انہیں کوئی توجہ نہیں دلاتا۔ کہ وہ اسکی زکواۃ ادا کریں جسکی وجہ سے مسلمانوں کے اموال سے برکت اٹھتی چلی جاتی ہے۔ اگر وہ اس الٰہی حکم کی پابندی کرتے رہتے تو کبھی انکے اموال بے برکت نہ ہوتے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے اموال کی برکات کا گر زکواۃ میں رکھدیا ہے +

تیسرا حکم روزہ ہے اسکی پابندی کی طرف بھی خاص طور سے متوجہ ہونا چاہیئے کیونکہ روزہ بہت سے عیوب سے انسان کو پاک کر دیتا ہے اور اس سے نفس انسانی کی بہت سی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں۔ بیماروں کے لئے روزہ معاف ہے یا عورت دودھ پلاتی ہو۔ اور روزہ سے اس کے دودھ کو نقصان ہوتا ہو تو شریعت نے اس کے لئے آسانی رکھی ہے۔ اور ہماری شریعت ایسی نہیں۔ کہ خواہ مخواہ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالے بلکہ اسلام اسیقدر حکم دیتا ہے۔ جسقدر کہ انسان کر سکتا ہے۔ پس جب خود شریعت نے تمام تکالیف اور مجبوریوں کا خیال کر لیا ہے۔ اور کسی دکھ میں ہمیں نہیں ڈالا۔ نہ طاقت سے زیادہ بوجھ لادا۔ تو کیسے افسوس کی بات ہے۔ کہ پھر بھی احکام شریعت سے بے پرواہی برتی جائے۔ آجکل روزہ کا رواج بھی اڑ رہا ہے۔ گو مجھے ڈر ہے۔ کہ روزہ کے تارک عورتوں سے زیادہ مرد ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون آنکہ خود گم است کرا رہبری کند۔ جب اپنا حال ہی خراب ہے تو دوسروں کی دستگیری مرد کیا کریں گے۔ مگر جسے اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ دوسروں کی ہدایت کرے اگر کوئی ایسی عورتیں ہوں جو روزہ رکھتی ہوں۔ ان کے مرد رشتہ دار نہ رکھتے ہوں۔ تو وہ یہ کام اپنے ذمہ لیں۔ اور مردوں کو نصیحت کریں۔ شائد وہ اپنی حالت دیکھ کر شرمائیں +

چوتھا حکم حج ہے حج عورت کے لئے تبھی فرض ہے۔ کہ محرم ساتھ ہو جنکے محرم ہوں۔ اور وہ حج بھی جائیں۔ انپر حج فرض ہے۔ ورنہ نہیں بہرحال یہ بھی ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے +

اس کے علاوہ عورتوں کو ان مسائل سے بھی آگاہ کرنا چاہیئے جو ان سے مخصوص ہیں۔ حیض کے مسائل نفاس کے مسائل پورے طور پر انہیں معلوم ہونے چاہیئں۔ تاکہ وہ شریعت کی خلاف ورزی کی مرتکب نہ ہوں۔ مگر ایسی عورتیں بہت کم پائی جاتی ہیں۔ جو ان مسایل سے پوری طرح واقف ہیں اس لیئے مردوں کو اسکی طرف بھی عورتوں کو متوجہ کرنا چاہیئے شریعت اسلام لوگوں پر بوجھ نہیں بلکہ اس کے مطابق عمل کر کے انسان سکھ پاتا ہے۔ پس دکھوں سے بچنے اور تکالیف سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ ان احکام پر عمل کیا جائے۔ اور علاوہ اس سکھ کے جو طبعاً ان قواعد کی پابندی سے ملیگا۔ وہ فوائد ہیں جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت سے انسان کو پہنچتے ہیں +

میرا خیال ہے کہ عورتوں کے متعلق جو خاص مسائل ہیں جن سے انکا تعلق مردوں کی نسبت زیادہ ہے وہ یکجا لکھ کر شائع کئے جائیں۔ اور ہر ایک عورت انہیں پڑھکر واقف ہو جائے۔ اور تعلیم میں جو نقص ہوں انہیں خود ہی پورا کرے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم +

---

## دانائی کی باتیں

شریر آدمی ہر بات میں اپنی شرارت نکال لیتا ہے۔ اور کسی نہ کسی رنگ میں اپنے گناہوں کے لئے معذرت تلاش کرتا رہتا ہے اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی خراب کرنا چاہتا ہے۔ مگر جو لوگ واقف اور دانا ہیں۔ وہ خوب سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اصل بات کیا ہے۔ اور کس طرح پیچ در پیچ حقیقت پر پردہ ڈالا گیا ہے۔ ایسے ہی دھوکے دینے والے انسانوں میں سے ایک نے یہ سوال اٹھایا۔ کہ کیا روح خدا تعالےٰ کے حضور میں یہ سوال نہ کریگی۔ کہ حضور گناہ تو جسم نے کئے تھے۔ میرا کیا قصور ہے۔ کہ مجھے سزا دی جاتی ہے +

ایک دانا نے جواب دیا۔ کہ میں تمہیں ایک مثال بتاتا ہوں۔ جس سے تم پر خود بخود سب حقیقت واضح ہو جائیگی +

ایک بادشاہ تھا۔ اس کا ایک باغ تھا جو اسے نہایت پیارا تھا۔ اس میں نہایت اعلیٰ درجہ کی انجیریں لگتی تھیں۔ اور اس کی حفاظت کے لئے اس نے دو محافظ مقرر کئے تھے۔ مگر اس خیال سے کہ وہ محافظ خود ہی چوری نہ شروع کر دیں۔ اس نے ایک اندھا اور ایک لنگڑا حفاظت کے لئے مقرر کیا +

مگر جب وہ باغ کے پہرے پر مقرر ہو گئے۔ تو لنگڑے نے اندھے سے کہا۔ کہ مجھے سامنے نہایت عمدہ اور موٹی انجیریں نظر آتی ہیں۔ اور انکو دیکھ کر منہ میں پانی بھرا آرہا ہے۔ اگر تو مجھے اٹھا کر درخت تک پہنچائے تو ہم دونوں انجیریں کھائیں +

اندھے نے لنگڑے کی بات مان لی۔ اور اسے اٹھا کر کہنے کے مطابق درخت تک لے گیا۔ اور دونوں نے خوب انجیریں کھائیں +

جب بادشاہ باغ میں داخل ہوا۔ تو اس نے معلوم کیا کہ اس کے باغ کی اعلیٰ انجیریں۔ کوئی چرا کر لیگیا ہے۔ اس نے دونوں محافظوں سے پوچھا تو اندھے نے جواب دیا۔ کہ

مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ میں تو نہیں چرا سکتا۔ کیونکہ میں اندھا ہوں۔ میں تو انہیں دیکھ بھی نہیں سکتا۔

لنگڑے نے کہا۔ کہ

میں بھی نہیں چرا سکتا۔ کیونکہ میں تو درخت تک پہنچ نہیں سکتا۔

مگر بادشاہ دانا تھا۔ اور اس نے سمجھ لیا۔ کہ اندھا لنگڑے کو لیگیا تھا۔ پس اس نے دونوں کو سزا دی +

اسیطرح گو جسم روح کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ مگر یہ دونوں ملکر اسی اندھے اور لنگڑے کی طرح گناہ کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے دونوں میں سے کسی کا حق نہیں۔ کہ یہ عذر کرے۔ کہ مجھے کیا علم ہے دوسرے کا قصور ہے۔ اللہ تعالےٰ اس بادشاہ سے زیادہ واقف اور دانا ہے۔ اور حقیقت کو جانتا ہے +

# ایک جلبشی پریزیڈنٹ

اخبار بین اصحاب اکثر میکسیکو کا جھگڑا اخباروں میں پڑھتے ہونگے۔ لیکن انہیں یہ نہ معلوم ہوگا۔ کہ پریزیڈنٹ ہورٹا امریکہ کے اصل باشندوں میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اکثر جگہ اس کی مخالفت کی جارہی ہے۔ ذیل میں اس کی سوانح عمری ایک انگریزی اخبار سے لیکر درج کئے دیتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

اس انسان کی اصل خو بو اور سرشت معلوم کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم اس کی تاریخ پر غور و خوض کریں۔ نہ صرف اسی زمانہ سے جب کہ وہ پریزیڈنٹ کی مسند پر جلوہ فگن ہوا۔ بلکہ اس سے پہلے کے حالات سے آگاہی حاصل کرنی بہت ہی اشد ضروری ہے۔ یہ کئی مہینوں سے اقوام کی سٹیج پر بڑی نمایاں شکل میں نمودار ہو تا رہا ہے۔ یہ امریکن انڈین نژاد ہے۔ اور اس کا اسے بہت فخر اور ناز ہے۔ برٹش کلب کے ڈنر کے موقعہ پر اس نے بڑے فخر سے کہا۔ اینگلو سیکسن قوم کے مقابلہ میں میری قوم عمر میں ابھی بہت چھوٹی ہے۔ لیکن ہمارا گوشت پوست اور رگوں میں وہی خون ہے جو تمہاری رگوں میں ہے۔ اگر ہم یہ مد نظر رکھیں کہ وہ انڈین ہے۔ تو ہمیں اسکی سیرت کی بہت سی اطراف کا سراغ مل جاتا ہے جو مخلوط النسل میں ملنا بہت ہی مشکل امر ہو جاتا ہے۔ اس کی قابلیت بہت ہی عجیب ہے۔ حکمت عملی کا عنصر بہت اس میں پایا جاتا ہے۔ اس کی ذکاوت اور فطنت عجیب حدود میں محدود ہیں وہ بڑے عجیب وقار اور سکینت سے اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ اور آرام اور راحت کے وقت وہ اپنی بڑی پوزیشن کو بھول جاتا ہے۔ اور اصلی انسانی طبع کے موافق اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ مہذب لوگوں کے مذاہب کو اُسنے بہت ہی دکھ دیا ہے کیونکہ یہ بدنام قہوہ خانوں میں بھی اکثر دفعہ چلا جاتا ہے اور یہ تکلیف اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ وہ اسے پریزیڈنٹ ڈیاز کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ جو کہ اپنی اعلےٰ حیثیت کے قائم رکھنے کی بہت ہی کوشش کیا کرتا تھا۔ اضلاع متحدہ میں عام طور سے باور کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بڑا شراب خور ہے۔ اس میں قدرے مبالغہ ہے یہ بالکل درست ہے کہ وہ الکحل کسی حد تک پیتا ہے۔ مجھے اس شخص نے بتایا ہے جس نے اسے صبح سویرے دیکھا ہے کہ اس کی بریک فاسٹ میں انڈے کلیرٹ کا گلاس اور برانڈی کا گلاس ہوتے ہیں۔ لیکن یہ عادت بہت قابل معافی ہو جاتی ہے جبکہ اس نے جنرل ہورٹا کے معاملہ میں (. . . . .) اس کے جسمانی اور دماغی حالت میں کوئی بُرا اثر نمودار نہیں کیا۔ کہ ع[illegible] سال کا ہے۔ ابھی تک بڑا مضبوط قوی ہیکل طاقتور جسم رکھتا ہے۔ الکحل اس میں جوش بھرتا ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ جیسا کہ وہ اور انسانوں میں اکثر نقصان اور ضرر دیا کرتا ہے۔

## جنگلی تعلیم

چونکہ وہ غریب انڈین پیدا ہوا تھا۔ ممکن تھا۔ کہ وہ گمنامی اور خموں کی زندگی بسر کرتا۔ اگر اس کے گاؤں کے پاس ایک بڑا جنرل اپنی فوج کو لئے ہوئے نہ گذرتا۔ جنرل کو ایک نوکر کی ضرورت تھی۔ اور اس زمانہ میں انڈین آبادی میں پڑھے لکھے اس زمانہ سے بھی بہت ملا کرتے تھے۔ ہورٹا نے اس تعلیم کو خوب سیکھا ہوا تھا۔ جو کہ اس کے گاؤں کے مدرسہ میں اسے حاصل ہو سکی تھی۔ جنرل نے اس کو ملازم رکھ لیا۔ اور اس کی قابلیت اور لیاقت سے حیران رہ گیا۔ اور اس کو دارالخلافہ میں لے گیا۔ جہاں گو پریزیڈنٹ جوارِز کے اثر سے وہ ملٹری سکول میں داخل ہو گیا۔ اگرچہ یہ مدرسہ یورپی مدارس کا مقابلہ تو نہیں کر سکتا۔ مگر تاہم ہورٹا نے اس موقعہ سے خوب استفادہ حاصل کیا۔ اور اپنے نصاب تعلیم کے خاتمہ پر کالج کے لئے فخر اور ناز سمجھا گیا۔ اور خیال کیا گیا۔ کہ یہ نوجوان اعلیٰ مراتب کو ایکدن حاصل کریگا۔ جنرل ڈیاز کے ماتحت اس نے بڑی خدمات کیں۔ لیکن بعض وجوہ سے نہ تو اس کا اعتبار کیا جاتا۔ اور نہ اس کو پسند کیا جاتا تھا۔ شائد اس لئے کہ پریزیڈنٹ ڈیاز اس کو اپنا حریف اور رقیب سمجھتا تھا۔ جب پرانا پریزیڈنٹ بھاگ گیا۔ تو اس دیہاتی ہورٹا نے بڑی وفاداری سے اس کا ساتھ دیا۔ بلکہ الوداعی توپوں کی سلامی بھی فائر کی جو ہنی مڈیرو پریزیڈنٹ بنا۔ جنرل ہورٹا نصف تنخواہ پر رکھا گیا۔ اب وہ عمارتوں کے بنانے پر ٹھیکہ داری کرتا ہے۔ میں نے بہت آدمیوں سے مکالمہ کیا ہے۔ جبکہ وہ اس حیثیت میں منسٹری میں تھا۔ اس کام کو بھی اس نے بڑی لیاقت اور قابلیت سے سرانجام دیا۔ لیکن اپنے خانگی حسابات میں محتاط نہیں تھا۔ اس جگہ انڈین سیرت جلوہ گر تھی۔ ان حسابات کا اسوقت بھی فیصلہ نہیں کیا۔ جبکہ وہ پریزیڈنٹ بن گیا تھا۔ جو کہ اس نے منسٹری میں ادا کرنے تھے۔

## فتوحات

مورلاس میں ڈیٹہ بغاوت نے اس کو پھر جنگی خدمات پر متعین کرایا۔ جہاں کہ انڈین کو زمین کے متعلق بہت سے اعتراضات تھے۔ اس میں اس نے بڑی کامیابی حاصل کی اور وہاں کے بدمعاشوں کی خوب سرکوبی کی۔ اور قریب تھا۔ کہ سب کو تباہ کر دیتا۔ اگر مڈیرو خفیہ طور سے دخل نہ دیتا۔ ہورٹا جواب جنرل ہو گیا تھا۔ دوبارہ واپس نصف تنخواہ پر بلایا گیا۔ اس نے پھر وہی کام اختیار کر لیا۔ اور قریب تھا کہ وہ سنگ مرمر کی [illegible] کمپنی کے ساتھ شریک ہو جاتا۔ جب کہ دوبارہ مڈیرو اس کی امداد کے لئے مجبور ہو گیا۔ اور اس کو پھر فوجی خدمات کے لئے طلب کیا۔ جبکہ شمال میں ایک بغاوت وقوع میں آگئی تھی۔ میں نے اس کے تجارتی کاموں پر بڑا زور دیا ہے کیونکہ ان کاموں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہورٹا حکومت کا خواہاں نہ تھا۔ جیسا کہ اس کے دشمن کہتے ہیں۔ اگر وہ ایسا ہوتا۔ تو وہ کبھی بھی پرائیویٹ زندگی بسر کرنے پر راضی نہ ہوتا۔ وہ روپیہ کا خواہاں تھا نہ کہ طاقت اور حکومت کا۔ بہت کا خیال ہے یہ حرص تھا نہ کہ طاقت کی خواہش۔ جس نے اس کو اتنی سخت وقت میں اپنے عہدے پر قائم رہنے دیا۔ پہلے پیشتر کہ وہ اوراسگو کے برخلاف فوج کشی کرے۔ اس نے اسباب جنگ طلب کیا۔ پہلے پہل اس کو نفی میں جواب دیا گیا۔ لیکن اس نے اصرار کیا۔ اور مڈیرو کی گورنمنٹ نے مجبوراً اس کو قبول کیا لڑائی میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔ لیکن تیسری دفعہ پھر مڈیرو نے اس کی خدمات کو الگ کر دیا۔ آخر اس کو پھر اپنی پریزیڈنسی کے مشکلات کے وقت جنرل ہورٹا پر اعتماد کرنا پڑا۔ دارالخلافہ میں لڑائی کے وقت وہ شاہی افواج کی کمانڈ کرتا تھا۔ لیکن اس نے شروع سے معلوم کر لیا تھا۔ کہ مڈیرو کی پوزیشن بہت ہی نازک ہے۔ اس نے سمجھ لیا۔ کہ مڈیرو کی حکومت بالکل محال اور ناممکن ہے۔ اس کے سامنے سینیٹرز ڈیپوٹیز اور ریزنڈ نے اپیل کی جیسا کہ اس نے خود بتایا۔ کہ اس کو چاہیے والی خونی جنگ کا خاتمہ کر دے۔ اور اس دن تین ہزار آدمی قتل کئے گئے۔ چند گھنٹے بعد مڈیرو کو قید کیا گیا۔ اور اس کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ استعفا دیدے۔ ہورٹا جنگی وزیر ہونے کی حیثیت سے عارضی پریزیڈنٹ مقرر کیا گیا۔

---

# حضرت میاں صاحب

## السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ نے فرمایا۔ کہ الفضل میں ان کتابوں کا اعلان کر دو۔

(۱) اجتماع الجیوش الاسلامیۃ علی اھل الاعتزال والجھمیۃ والجھمیۃ لابن قیم۔ قیمت (۸/)

(۲) شرح حدیث النزول لابن تیمیۃ قیمت (۸/)

(۳) جلاء الافہام فی الصلوٰۃ علی خیر الانام لابن قیم۔ قیمت (۱۲/)

اور فرمایا۔ کہ یہ ایک عورت کی کتابیں ہیں۔ فروخت ہونے سے اس کا نفع ہو جائیگا۔

(غلام نبی مہتمم کتب خانہ حضرت خلیفۃ المسیح)

## حالات مصر

میں نے مصر میں جو کچھ دیکھا۔ وہ نہایت دل شکن اور مسلمانوں کی افسوسناک حالت کا مظہر تھا۔ مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب کے ایک تازہ خط سے بھی جو حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آیا تھا۔ یہ ظاہر ہوتا تھا۔ کہ نوجوانان مصر جو برائے تعلیم ولائیت گئے ہیں یا جو مصر حالاک کے طلباء کی نسبت زیادہ دین سے بے پرواہ ہیں۔ اور ان میں کسی قسم کے اثر کی بہت کم امید ہوتی ہے۔ خود حضرت صاحب کا ایک الہام جو مصر کی نسبت ہُوا تھا۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مصر بہت سزاؤں کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے جو منادی ہوگی اسے قبول کریگا ◆

شیخ عبدالرحمٰن صاحب کے جو خطوط مصر سے آرہے ہیں اُن سے بھی ہمارے خیالات کی تائید ہورہی ہے۔ کہ مصر مادیات میں اپنے استاد یورپ سے بھی زیادہ غرق ہے ◆

تعجب ہے کہ مسلمان جو ایک ایسے نبی کے پیرو ہیں۔ جس نے بادشاہ ہوکر دنیا سے ایسی بے تعلقی کا نمونہ دکھایا۔ کہ اس کی نظیر اور کسی انسان میں نہیں ملسکتی۔ وہ دین سے ایسے غافل ہوں کہ سراسر دنیا میں ہی غرق ہوجائیں۔ اور ان کا مدعا اور مقصود صرف دنیا کمانا رہجائے۔ اور انکی تمام کوششیں صرف اموال دنیا کے جمع کرنے ہی میں خرچ ہوں اور ان کے غور و فکر کے لئے صرف مادی ترقی کا دروازہ ہی کھلا ہو۔ تعجب۔ تعجب ◆

شیخ صاحب کے خطوط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانان مصر کی حالت مسلمانان ہند سے بالکل مختلف ہے اور ان کے سامنے حق کے پیش کرنے کے لئے اور راہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور وہ یہ کہ ہندوستان کے مسلمان کسی آنیوالے مسیح اور مہدی کے قایل ہیں۔ لیکن مصری بالکل ان خیالات سے کورے ہیں۔ اور ان کے سامنے جب سلسلۂ حقہ کا ذکر کیا جائے تو وہ اگر دلچسپی کی خاطر کچھ بات کر بھی لیں۔ تو بعد میں مسکرا کر خاموش ہوجاتے ہیں۔ اور پوچھنے پر جواب دیتے ہیں۔ کہ یہ عقائد ہی غلط ہیں۔ اب اسلام میں کوئی مسیح و مہدی نہ آئیگا۔ اور نہ اب معجزات کا زمانہ ہے یہ باتیں اور اعتقادات پرانے زمانہ کی ہیں۔ اب ان سے کیا فائدہ ہے۔ ہم ایسے لغو خیالات کے قائل نہیں مگر میرے خیال میں یہ بات مصر میں نئی نہیں۔ مسلمانانِ ہند میں بھی کالجوں میں تعلیم پانیوالا طبقہ درحقیقت انہیں اعتقادات کا ہے اور بہت سے انمیں سے ان خیالات کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں ہاں اگر ایک حصہ اظہار خیالات سے ڈرتا ہے تو اس کی وجہ زیادہ تر حجاب اور عوام الناس کا خیال ہے۔ اور حضرت صاحب نے اس بات کو پسند فرمایا ہے۔ کیونکہ آپ فرماتے تھے۔ نو تعلیم یافتوں کے سینہ صاف ہیں۔ ان پر روائتی قصوں کے نقش نہیں۔ اور اس وجہ سے ان کے دلوں پر جب ہمارے خیالات کا عکس پڑیگا تو بہت جلد قبول کرلیں گے۔ ہمیں ان مشکلات سے اور بھی خوشی کا موقعہ ہے کہ اگر سلسلہ کے متعلق بعض مسائل پر ہم نے کافی غور نہیں کیا۔ تو انکی طرف توجہ ہوگی۔ اور صداقت پر سے کچھ اور پردہ اٹھ جائیں گے ◆

سب سے دکھ دہ اور تکلیف پہنچانیوالی بات وہ یہ لکھتے ہیں کہ مصر میں دہریت اس کثرت سے پھیل رہی ہے کہ الامان اچھے اچھے علماء سے گفتگو کرنے پر معلوم ہُوا۔ کہ وہ درحقیقت دہریہ تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے منکر حتیٰ کہ بعض ایسے آدمیوں کی نسبت وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ لوگونکو دین پڑھاتے ہیں۔ مگر خود دہریہ ہیں۔ اور دین کی باتوں پر بالکل اعتبار نہیں۔ بلکہ ان سے متنفر ہیں اور دین کو لغو خیال کرتے ہیں۔ ہمیں ان کے اس تجربہ سے جہاں رنج ہے وہاں خوشی بھی ہے کیونکہ دنیا کی تاریکی ہمارے لئے بہت مفید ہے اور مجھے تو یقین ہے کہ یہی ظلمت نور کے پھیلانے میں ممد ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے کسی مامور کی آمد کے قائل نہیں۔ ان کے سامنے ہم یہی حالت پیش کرسکتے ہیں اور انہیں بتا سکتے ہیں کہ دیکھو علماء کی موجودگی میں مسلمانوں کا یہ حال ہُوا ہے۔ کہ وہ دہریت کی عمیق غار میں گر رہے ہیں۔ اور اسلام کے تفصیلی مسائل پر کاربند ہونا تو الگ رہا۔ خود ہستی باری کے منکر ہیں اور پھر عوام پر کیا اعتراض ہے جن لوگونکی نسبت تمھارا خیال ہے کہ وہ دین کے ستون اور اس کے محافظ ہیں۔ وہ خود ان امراض میں مبتلا ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء پر اصلاح دین کی امید رکھنی ایک خیال خام ہے۔ بلکہ ایک مامور من اللہ کی ضرورت ہے۔ جسکا دل نور الٰہی سے معمور ہو اور وہ اپنے پاک نمونہ اور اعلیٰ یقین کے ساتھ دنیا کی ہدایت کرے۔ اور تائیدات سماوی سے منکران الٰہی کو ان کے جہل پر آگاہی بخشے ◆

شیخ صاحب کے تازہ خط سے ایک اعلیٰ درجہ کی خوشخبری یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ شاید اپنے نشانات سے علماء مصر پر بھی حجت قائم کرنی چاہتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

"کہنے لگا کہ اصل میں عربی زبان کے نہ سمجھنے کی وجہ سے تم لوگونکو دھوکے لگے ہوئے ہیں۔ ورنہ میرزا غلام احمد رحمۃ اللہ علیہ (یہ لفظ اس نے میرے سامنے بولے۔ اس لئے میں نے اس کے الفاظ ہی نوٹ کر دئیے ہیں) جھوٹے نہیں تھے بلکہ ان کو سمجھنے میں غلطی لگی ہوئی ہے۔ اگر اپنا دعویٰ پیش نہ کرتے۔ تو مسلمانوں کے لئے ان کا وجود بہت ہی مفید ثابت ہوتا۔ اور اس نفع سے جو اب مسلمانوں کو ان کے ذریعہ سے پہنچا ہے۔ اس سے زیادہ نفع پہنچا۔ میں نے کہا کہ اس بحث کو تو جانے دو۔ کہ نفع پہنچتا یا ضرر پہنچتا۔ تم یہ بتاؤ کہ وہ کونسی غلطی ہم کو لگی ہوئی ہے۔ کہنے لگا۔ کہ الحمد کی جو تفسیر کی ہے وہ ایسی غلط ہے۔ کہ ہر ایک عربی پڑھنے والا اس پر ہنسیگا۔ میں نے کہا۔ کہ بہت اچھا آپ اس پر کوئی اعتراض کریں۔ میں انشاء اللہ زبان سے ہی ثابت کردوں گا۔ کہ وہ صحیح ہے۔ پھر اس دعویٰ کو چھوڑ کر دوسری طرف چلا گیا۔ اور کہنے لگا۔ عربی زبان ایسی غلط لکھتے ہیں۔ کہ کوئی حد نہیں۔ میں نے کہا کہ اچھا وہ غلطیاں بتاؤ۔ جو عربی زبان کے لکھنے میں انھوں نے کی ہیں۔ کہنے لگا کہ اسقدر غلطیاں کہ لاتعد ولاتحصیٰ میں نے کہا بہت اچھا۔ ان کی کتابوں میں سے کوئی ایک کتاب جو آپ پسند کریں۔ چن لیں تو پھر میں آپ کی خدمت میں ہر روز حاضر ہوجایا کرونگا۔ اور ایک صفحہ کی غلطیاں آپ مجھے بتادیا کریں۔ تو پھر میں آپ کو ان کے جواب لادونگا کہنے لگا۔ کہ اتنی مجھے فرصت نہیں۔ میں نے کہا۔ کہ پھر کسطرح فیصلہ ہو۔ کہنے لگا۔ میں آپ کو ایک کتاب کی غلطیوں پر نشان لگا کر دیدونگا۔ آپ ان کے جواب لادیں۔ میں نے کہا۔ بہت اچھا لیکن دو دن گذر گئے ہیں۔ ابھی تک اس نے نہیں دی۔ دیکھئے اب دیتا بھی ہے۔ کہ نہیں ◆

رشید رضا مصر کے ایک بڑے عالم ہیں اور حضرت صاحب کی مخالفت کرکے پہلے ذلیل ہوچکے ہیں۔ انہوں نے اگر اپنے وعدہ کو پورا کیا۔ اور حضرت صاحب کی کتابوں پر اعتراض کیا۔ تو ایک تو ان کو سخت ذلت پہنچے گی۔ انشاء اللہ۔ اور دوسرے حضرت صاحب کی کتب پر سے یہ اعتراض بھی اٹھ جائے گا۔ کہ وہ صرف علماء ہند کے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ جو عربی سے ناواقف ہیں۔ بلکہ اس طرح علماء مصر کے سامنے بھی وہ پیش ہوجائیں گی۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ صداقت کے پھیلانے کا ایک راہ نکل آئے گا۔ اور اب جبکہ ہمارے آدمی مصر میں موجود ہیں۔ اس بات سے فائدہ اٹھانے کا ایک عمدہ موقعہ ہے جس سے امید ہے۔ کہ اہل مصر کی توجہ بھی اس سلسلہ کی طرف ہو جائے گی۔ اور رشید رضا چونکہ ایک بہت بڑا آدمی ہے۔ اسکی اس توجہ سے جو خواہ اعتراض کی طرف ہی ہو۔ ہمیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا ◆

میرا دل چاہتا ہے۔ کہ ہر ملک میں ہمارے اخبار ہوں۔ کیونکہ اس طرح بہت آسانی سے ہم اپنے تبلیغ کے کام کو پورا کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ چاہے۔ تو یہ وقت بھی آجائے گا۔ انشاء اللہ ◆

# دعوت الی الخیر

## اس ہفتہ کی آمد

پچھلے ہفتہ اس فنڈ میں جسقدر روپیہ جمع ہو چکا تھا۔ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اب میں اس ہفتہ میں جو آمد ہوئی ہے یا وعدہ ہیں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

| نام | رقم | |
|---|---|---|
| اعلان شدہ سابقہ | ۸۷ | |
| میاں عبد الرب صاحب و احمد بخش صاحب قادیان | عہ/ | روپیہ |
| محمد عبد العزیز میانوالی | عہ/ | " |
| میاں وزیر محمد صاحب لاہور | للعہ/ | " |
| ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پٹیالہ | ۱۰/ | آنہ |
| میاں نور الدین صاحب تاجر قادیان | للعہ/ | روپیہ |
| منشی محمد عبد العزیز صاحب ڈوگہ | عہ/ | " |
| شیخ محمد حسین صاحب ظفروال | غہ/ | " |
| کل میزان | ۹۶ روپیہ ۱۵/ آنہ | |

اس کے علاوہ مفصلہ ذیل احباب نے اس ہفتہ ذیل کی رقوم کا وعدہ کیا ہے۔ جو انشاء اللہ بہت جلد وصول ہو جائینگے۔

| نام | رقم | |
|---|---|---|
| چوہدری حاکم علی صاحب | ۲۰ | روپیہ |
| قاسم علی صاحب غازی گھاٹ | ۵ | " |
| میاں محمد شریف صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور | غہ/ | " |
| میزان کل | ۳۰ | روپیہ |

گویا اس ہفتہ میں ۹۶ روپیہ نقد وصول ہوئے۔ اور ۳۰ روپیہ کے وعدے ہوئے۔ جو مجموعی تعداد میں ایک سو روپیہ سے زائد ہے۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

## آٹا فنڈ

میں ان تمام دوستوں سے جنہیں تبلیغ کے کام میں ہمدردی ہے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ آٹا فنڈ کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا ذریعہ آمد ہے۔ جس سے مستقل طور پر ایک خاص رقم جمع ہو سکتی ہے اور پھر ساتھ ہی کسی پر بوجھ بھی نہیں ہوتا۔

بعض جگہ شاید آٹا فنڈ کے قائم کرنے میں دقت ہو اور بعض دوست اسے پسند نہ کریں۔ ایسی جگہوں پر دوست ہمت نہ ہاریں۔ اور جتنے دوست اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ انہیں کام شروع کر دینا چاہئے۔ خواہ صرف دو تین آدمی ہی ہوں۔ کیونکہ جب کام شروع ہو جائیگا۔ تو اللہ تعالیٰ خود مدد کرتا ہے۔ چونکہ بابو عبد الحمید صاحب اس تحریک کے محرک ہیں۔ وہی ابتدا کریں۔ تو خوب ہے۔ بشرطیکہ احمدیوں کا اس سے پہلے کوئی آٹا فنڈ وہاں قائم نہ ہو۔ اگر ہو تو الفتنۃ اشد من القتل کو یاد رکھیں۔ ایک مفید کام کے لئے دوسروں کو نقصان پہنچانا نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس مدد کے ہزاروں دروازہ ہیں۔ اور وہ اور ہزاروں راستہ اس کام کے لئے کھول دیگا۔ بندہ کا کام کوشش ہے۔ اور اپنے دوستوں کو کوشش کی تاکید کرتا ہوں۔

## ایک اور ذریعہ آمد

محبی فی اللہ بابو عبد الحمید صاحب اپنے دل میں تبلیغ کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں۔ اور اس راہ میں انہوں نے بہت سا روپیہ خرچ کیا ہے حضرت صاحب کی کتب کا وہ خاص طور پر مطالعہ کرتے ہیں اور انہوں نے صرف کثیر سے حضرت خلیفۃ المسیح کے کل خطبات کو جمع کر کے شائع کیا ہے اور جن لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات پڑھے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ آپ کے بیان میں کس طرح معارف قرآن بھرے پڑے ہیں اور انکو پڑھنے سے جو معارف قرآنی انسان معلوم کر سکتا ہے۔ اور کسی کے لیکچر پڑھنے سے اس سے بہت کم علم ہو سکتا ہے۔ پس یہ ایک نہایت بابرکت کام تھا۔ جو ان کے ہاتھ سے پورا ہوا۔

بابو صاحب اپنے جوش تبلیغ میں لکھتے ہیں کہ جبتک اس فنڈ کی مضبوطی کے لئے اور ٹریکٹ یا رسالہ شائع نہ ہو۔ اسوقت تک میں ان خطبات کی نصف قیمت اس فنڈ میں دیتا رہونگا۔ خطبات نور کی قیمت عہ/ ہے گویا ہر ایک شخص جو اس کتاب کو خریدے۔ وہ ایکطرف تو اصل قیمت پر خطبات نور جیسے بیبہا ذخیرہ کو اپنے گھر میں جمع کر کے اسے نورانی بنا لیگا۔ اور دوسری طرف اسکے مال کا ایک حصہ دعوۃ الی الخیر جیسے نیک کام میں خرچ ہوگا۔

میں دوستوں سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس ہم خرما و ہم ثواب کے موقعہ کو ضائع نہ کریں۔ صرف ایک روپیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے دس سالہ خطبوں کا مل جانا ایک فضل الٰہی ہے۔ اور پھر اسکے ساتھ تبلیغ دین کو بھی مدد مل جائے یہ اور موجب ثواب ہے پس اس نادر موقعہ سے احباب فائدہ اٹھائیں اور علم قرآن کے حصول کے ساتھ ساتھ تبلیغ دین کا بھی ثواب حاصل کریں۔

اس کتاب کیلئے کل درخواستیں دفتر الفضل میں آنی چاہئیں۔

## دعوۃ الی الخیر کے متعلق میری تجویزیں

اس عظیم الشان کام کو پورا کرنے کیلئے جو تجاویز فی الحال میرے ذہن میں ہیں انہیں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

۱۔ مختلف شہروں میں جلسے کئے جاویں۔ اول تجویز تو یہ ہے فی الحال ہندوستان کے تمام شہروں قصبات میں جہاں حضرت صاحب کا نام نہیں پہنچا۔ ان مقامات میں جہاں لوگ اسلام کو بھی نہیں جانتے کیونکہ ہمارا کام تو یہ ہے کہ حق کل دنیا کو پہنچایا جائے نہ یہ کہ صرف غیر احمدیوں کو۔ پس ہماری کوششیں صرف اس حد تک نہیں رہنی چاہئیں کہ غیر احمدیوں میں تبلیغ کریں بلکہ انکا دائرہ بہت وسیع ہونا چاہئے۔ اور ہمیں ہندوؤں سکھوں عیسائیوں یہودیوں پارسیوں کو بھی خدا تعالیٰ کے کلام اور اسکے انبیاء کی تعلیم پہنچانی چاہئے پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دفعہ کے جلسے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک بار بار لوگوں کو حق کے سننے اور اسپر غور کرنیکا موقعہ دینا چاہئے۔

۲۔ واعظوں کا تقرر۔ دوسرا کام اس فنڈ سے واعظوں کا تقرر ہوگا۔ جنکی اسوقت ہمیں سخت ضرورت ہے اول تو خود جماعت میں ضرورت ہے مجھے بعض گاؤں ایسے معلوم ہیں جہاں کے احمدیوں کی جب ہم نے مدت تک خبر نہ لی تو وہ نمازیں تک ترک کر بیٹھے اس احمدیت کا فائدہ احمدیت تو عمل کا نام ہے۔ نہ کہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کو مان لینے کا نام۔ جبتک کوئی آپکی تصدیق کے علاوہ اسلام کے تمام احکام کو خواہ چھوٹے سے چھوٹے کیوں نہ ہوں۔ نہیں مانتا وہ احمدی نہیں ہے۔ پس ان لوگوں کی فکر بھی ضروری ہے۔ دوسرے مختلف جگہوں پر جو جلسے ہونگے ان کیلئے بھی ہمیں واعظوں کی ضرورت ہوگی اور جبتک ہم بعض واعظ ایسے مقرر نہ کرینگے جو ہر وقت اس کام کیلئے فارغ رہیں۔ کام نہ چل سکیگا۔

تیسرے جلسہ تو صرف ایک دو دن ہوتا ہے جن علاقوں کے لوگ ابھی سلسلہ کا نام بھی نہیں جانتے وہاں ایک دو دن کا جلسہ ایسا اثر نہیں کر سکتا جتنا کہ ایک شخص کی مستقل رہائش نیک نتیجہ پیدا کر سکتی ہے پس چاہئے کہ کچھ ایسے لوگ ہوں جنہیں ضروری مقامات پر ایک دو ماہ کیلئے بھیجدیا جائے وہاں رہکر اپنی باتوں اور اپنے عملی نتیجہ سے لوگوں پر اثر ڈالیں اور اسوقت تک وہاں رہیں جبتک کہ اللہ تعالیٰ وہاں کوئی بیج بو دے جو نشوونما پا کر اپنے تمام علاقہ کو اپنے ظل ہمایوں کے تلے لیلے۔

۳۔ ہر زبان میں ٹریکٹ شائع کئے جائیں پہلے تو زیادہ زور ہندوستان کی مختلف قوموں میں تبلیغ پر دیا جائے مگر رفتہ رفتہ اس کام کو بڑھا کر ہر ملک کی زبان میں ٹریکٹ شائع کئے جائیں۔ تا دنیا کا کوئی گوشہ اس آواز سے بیخبر نہ رہے۔ اور کم سے کم ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں کہہ سکیں کہ ہم نے حضور کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ یہ سلسلہ بھی نہایت ضروری اور بہت خرچ چاہتا ہے۔ اسوقت ہندوستان عرب مصر انگلینڈ میں تو یہ کام ہم آسانی سے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان جگہوں پر ہمارے پر جوش اور مخلص آدمی موجود ہیں جو تبلیغ میں اپنا پورا زور خرچ کر رہے ہیں خصوصاً مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب۔

۴۔ مکتبوں کا سلسلہ نہایت مفید ہو سکتا ہے طالب علم اپنے استاد کے خیالات سے بہت متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ایسے علاقوں میں جہاں ابھی سلسلہ کا نام نہیں پہنچا۔ ہم مکتب جاری کریں۔ تو امید ہے۔ کہ چند سال میں جماعتوں کی جماعتیں اس سلسلہ میں داخل ہوں۔ اس ذریعہ سے ہم غیر مذاہب میں بھی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اور گو یہ کام بھی بہت سا خرچ چاہتا ہے۔ مگر جسکا کام ہے وہ روپیہ آپ مہیا کر دیگا۔ ابتک اس سلسلہ کا کونسا کام رکا ہے جو شروع ہوا ہو اور خدا تعالیٰ نے اس کیلئے سامان بہم پہنچا دیا۔ ہاں ضرورت ہوگی۔ ایسے اساتذہ کی جو بنگالی ہندی مرہٹی گجراتی مالاباری تاملی وغیرہ زبانیں جانتے ہوں۔ یہ مکتب دوری ہوں۔ یعنی جب ایک جگہ پر ایک مفید نتیجہ بر آمد ہو جائے وہ مدرسہ وہاں سے منتقل ہو جائے۔ اور وہاں کا کام کسی وہیں کے تیار شدہ آدمی کے سپرد کر دیا جائے۔

یہ تجاویز موجودہ حالات کے ماتحت تبلیغ کے خیالات معلوم ہوتی ہیں

مگر میں نے دعاؤں اور التجاؤں کے بعد یہ کام شروع کیا ہے اس لئے مجھے کسی کے ہنسی اور ٹھٹھے کا خوف نہیں۔ اگر مجھ سے کچھ کام ہو جائے۔ تو یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہوگا۔ اور میرے ارادہ میرے دل میں ہی رہیں۔ تو یہ اپنے گناہوں کی شامت ہوگی۔ بہرحال یہ سب کچھ ہو کر رہیگا۔ تو یہ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کس کے ہاتھ سے گو ہر ایک کو خواہش کرنی چاہئیے۔ کہ ہمارے ہاتھ سے یہ کام پورا ہو +

میں جب لوگوں کی توجہ کو دیکھتا ہوں۔ کہ کسطرح میری قلم سے دعوۃ الی الخیر کا اعلان ہوتے ہی مدد کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ تو مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاید وقت آگیا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے جلال کو ظاہر کرنیوالا ہو +

جو خطوط اس تحریک پر میرے نام آئے ہیں۔ ان میں سے ایک خط ذیل میں درج کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہو سکے گا۔ کہ خدا تعالےٰ نے کس طرح لوگوں کے دلوں کو اسطرف مائل کر دیا ہے۔

مکرمی بابو قاسم علی صاحب غازی گھاٹ سے لکھتے ہیں آنجناب کا مضمون دربارۂ تحریک تبلیغ سلسلہ حقہ احمدیہ ہندوستان کے شہروں اور دیہات میں مندرجہ الفضل مورخہ ۷ جنوری پڑھا۔ دل کو بہت سرور ہوا۔ اور خدا کا شکریہ ادا کیا۔ کہ جو تڑپ مدت سے دل کو لگی ہوئی تھی۔ اس کی کامیابی کی صورت بنتی نظر آنے کی امید ہوئی۔ للہ الحمد۔ ہر آں چیز کہ خاطر میخواست۔ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید۔ بندہ کے دل میں یہ بہت ہی تڑپ ہے کہ نوکری چھوڑ کر ہندوستان و پنجاب کے ہر شہر و قصبہ میں خود سلسلۂ حقہ کی تبلیغ کروں۔ مگر چونکہ سوائے نوکری کے اور کوئی وجہ معاش نہیں ہے اسواسطے قہر درویش بر جان درویش مجبور ہوں۔ تاہم جسقدر طاقت میں ہے۔ تبلیغ حق کرتا ہوں۔ خواہ کوئی بُرا یا بھلا کہے۔ میں بڑی خوشی اور شرح صدر سے اس کارِ خیر کے واسطے مبلغ ۵ عہ بطور چندہ پیش کرتا ہوں۔ آپ دعا فرماویں۔ کہ اللہ پاک اس کو منظور کرے اور آئندہ کے واسطے اس کام میں اور بھی حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین اور یہ بھی دعا کریں۔ کہ اللہ پاک ایسے اسباب پیدا کرے۔ کہ میں مالی مدد کے سوائے وقتی مدد میں بھی حصہ لے سکوں۔

اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص کو قبول کرے۔ اور اپنی رضا کی اعلیٰ راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین +

**درخواست دعا** :- غلام غوث محمد صاحب قریشی اور انکے اہل و عیال کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکو صحت کلی عنایت فرماوے اور قرضے سے سبکدوش کرے اور اپنی رضا حاصل ہو +

# خطبہ جمعہ

یہ خلاصہ ہے اس خطبے کا جو صاحبزادہ صاحب نے ۲۳ جنوری کو پڑھا کہ فرمایا۔ یہ سب سے پہلا رکوع ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے نزول اور رسول اللہ کی بعثت کی غرض بیان کی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ کتاب انسان کو متقی بنا کر اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کو پہنچاتی ہے۔ اور ان دینی و دنیوی ترقیات کی راہ دکھاتی ہے۔ جن پر ایک انسان پہنچ سکتا ہے۔ چونکہ ہر قوم کے نقطۂ خیال سے متقی کی جدا تعریف ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک متقی اور ہے۔ یہود کے نزدیک اور عیسائیوں کے نزدیک اور اس لئے اب بتاتا ہے کہ ہمارے نزدیک متقی کون ہے دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جن کا ظاہر و باطن یکساں ہے۔ جو خیالات انکے جی میں ہیں۔ اس کے مطابق ان کا عمل ہے۔ دوسرے وہ کہ جن کا اندر کچھ ہے۔ اور باہر کچھ۔ ظاہر کچھ باطن کچھ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ متقی وہ ہے۔ جو خواہ کتنے ہی غیب میں ہو۔ ہم پر اس کا ایمان کامل رہتا ہے۔ اور پھر اور جو چیزیں غیب میں ہیں۔ ان پر ایمان لاتا ہے۔ اس کے دل میں کھوٹ نہیں ہوتا پھر وہ نمازوں کو قائم کرتا ہے یہ تو اپنے خالق سے تعلقات کی نسبت فرمایا۔ دوسرا تعلق مخلوق سے ہے۔ سو اس کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ اللہ نے اس کو دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتا رہتا ہے۔ جس شخص کے مخلوق سے تعلقات عمدہ نہیں اس کے تعلقات اپنے خالق سے بھی اچھے نہیں رہ سکتے اس لئے قرآن مجید نے دونوں طرفوں کو لیا ہے۔ جو شخص لمبی لمبی نمازیں پڑھتا ہے۔ اور خدا کی مخلوق سے بدمعاملگی کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے حاکم کے سامنے نہایت مؤدب کھڑا ہو۔ مگر جب وہ اپنے حاکم کے سامنے سے ہٹے۔ تو اپنے ماتحتوں پر ظلم کرنا شروع کردے یہ شرفا کا کام نہیں۔ خدا نے اپنی مخلوق پر شفقت کرنے کو بھی عبادت فرمایا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ فرمائیگا۔ کہ میں ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بھوکا تھا۔ مجھے کھانا نہ کھلایا پیاسا تھا۔ مجھے پانی نہیں پلایا۔ بیمار تھا میری بیمار پرسی نہیں کی۔ وہ بندے عرض کریں گے۔ کہ یہ آپ کی شان کہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا میری مخلوق میں سے چھوٹے سے چھوٹے بیمار یا بھوکے یا پیاسے کے ساتھ ہمدردی کرنا گویا میرے ساتھ ہمدردی کرنا ہے +

خدا نے اپنی بخشی ہوئی نعمتوں کی کوئی حدبندی نہیں کی جو کچھ بھی کسی کو خدا نے دیا ہے چاہئیے کہ اس میں سے کچھ اس دینے والے کے نام پر خرچ کرے۔ اگر علم دیا ہے تو علم میں سے مال دیا ہے۔ تو مال میں سے۔ اس صفت سے متصف انسان دوسروں کے حقوق تلف نہیں کرتا۔ کیونکہ جو اپنے پاس سے بھی کچھ دینے کی عادت رکھتا ہو وہ کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی کے مال پر بے جا تصرف کرے +

غرض متقی کے خالق اور مخلوق دونوں سے تعلقات نہایت عمدہ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اندر فرمانبرداری کی روح رکھتا ہے۔ نہ صرف قرآن مجید پر ہی ایمان رکھتا ہے۔ بلکہ اس سے پہلے جو کتابیں آئیں ان پر بھی ایمان لاتا ہے۔ اور قرآن مجید سے بعد جو وحی نازل ہو۔ اس پر بھی ایمان لانے کو تیار ہے۔ اس کا اپنا کوئی نفس باقی نہیں رہتا۔ وہ ہر حالت میں خدا کی رضاجوئی کا آرزومند رہتا ہے۔ ویسے لوگوں کی نسبت فرماتا ہے کہ یہ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور جو ہدایت پر چلیں گے وہی کامیاب اور منصور ہونگے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ صرف ہاتھ میں ہاتھ دینے سے نجات ہو جاتی ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں عمل کی ضرورت ہے۔ جو خدا کے فضلوں کا جاذب ہے۔ اللہ کا یہ احسان کیا کم ہے۔ کہ اس نے ہماری ہدایت کے لئے ایسی روشن کتاب عطا فرمائی۔ اس احسان کے شکریہ میں تو اور بھی اس کا فرمانبردار بننا چاہئیے۔ نہ یہ کہ الٹا خدا یا اس کے فرستادہ پر احسان رکھیں۔ کہ ہم ایمان لائے۔ اگر کوئی شخص رستہ سے بھٹک گیا ہو۔ اور دوسرا اسے سیدھے راستے پر چلاوے۔ تو اب اس رستہ پر چلکر راہ نما پر احسان نہیں جتا سکتا۔ کہ دیکھ میں تیرے بتلائے ہوئے رستہ پر چل رہا ہوں۔ بلکہ اسے ممنون ہونا چاہئیے۔ کہ مجھ بھولے ہوئے کو رستہ دکھایا +

خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے احسانات ہیں۔ اور ہم پر تو بہت ہی احسان ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئیے کہ عبد شکور بنیں +

اللہ تعالےٰ توفیق بخشے کہ ہم سب متقی ہوں۔ اور پھر متقی ہو کر قرآن کی بتائی ہوئی ہدایت پر چلیں۔ اور اس پر چل کر کامیاب ہوں +

---

**جزیرہ** سکوراشیما (راسکوجیما) جس کے گئی گاؤں بقول ریوٹر بالکل صفحۂ ہستی سے ناپید ہو گئے ہیں ۳ میل لمبا اور ۵ میل چوڑا خلیج کاگوشیما کے شمالی حصہ میں واقع ہے۔ اس جزیرہ میں ۳۷۴۳ فٹ بلند ایک آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو ۱۷۷۹ء میں آتش بار ہوا تھا۔ یہ پہاڑ عام طور پر گرم چشموں کے لئے مشہور ہے۔ شہر کاگوشیما مقام ناگاساکی کے جنوب مشرق میں ۸۰ میل کے فاصلہ پر ایک خلیج کے کنارہ پر واقع ہے جو سکوراشیما کے آتش فشاں جزیرہ کے مقابل میں ہے یہ جاپان کا ایک نہایت قدیم شہر اور مٹی کے برتنوں کے لئے مشہور ہے +

---

## اوتار زمانہ

یعنی وہ مضمون جو خاکسار نے سالانہ جلسہ قادیان ۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ء کو پڑھا تھا جسکی مقبولیت اور مطالبہ جملہ احباب حاضرین جلسہ نے فرمایا تھا۔ بصورت رسالہ چھپ گیا ہے قیمت صرف ۲ پیسہ علاوہ محصولڈاک خریدار بہت جلد درخواستیں ارسال فرماویں۔ الراقم شیخ عبدالقدوس نو مسلم سابق تیجا سنگھ موضع محلانوالہ ڈاکخانہ ہسن کلاں ضلع امرتسر

# فہرست کتب

مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

| نام کتب | زبان | قیمت |
|---|---|---|
| سرمہ چشم آریہ۔ آریوں کے رد میں | اردو | ۱۲ |
| آئینہ کمالات اسلام۔ متعلق تبلیغ حقیقت اسلام وتبلیغ رسالت حقہ | اردو عربی مترجم فارسی | عکر |
| انوار الاسلام۔ عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی پوری ہونے کی تفصیل در ردعیسائیت | اردو | ۴ر |
| ایام الصلح: دعوے معہ دلائل و پیشگوئی طاعون۔ | فارسی | ۸ر |
| روئداد جلسہ دعا۔ ٹرنسوال کی فتح کے لئے دعا اور حضرت اقدس علیہ السلام کا لیکچر۔ | اردو | ۲ر |
| استفتاء۔ لیکھرام کا قتل پیشگوئی سے ہوا | ” | ۱ر |
| محمود کی آمین | نظم اردو | ـر |
| کرامات الصادقین۔ تفسیر سورہ فاتحہ | عربی | ۸ر |
| نور الحق۔ حصہ اول دوم رد عیسائیت | عربی مترجم اردو | ۱۳ر |

| نام کتب | زبان | قیمت |
|---|---|---|
| حقیقۃ المہدی۔ آنیوالا مہدی صلح کار ہے یا خونی | اردو | ۱ر |
| ازالہ اوہام اول ۱۲ر دوم ۱۴ر جواب معترضین وفات مسیح و حقیقت دجال و یاجوج ماجوج و تفسیر چند آیات | اردو | ۱۰ عہ |
| فتح اسلام بیان دعویٰ خود و ذکر تین شاخ | ” | ۲ر |
| قادیان کے آریہ اور ہم۔ رد آریہ | ” | ۳ر |
| حقیقۃ الوحی جسمیں ۲۰۸ نشانات نصرت جدید الوقوع موجود ہیں اور الہام اور وحی کی تشریح | ” | لعہ ر |
| حجۃ اللہ رد شیعہ وغیرہ | عربی مترجم اردو | ۶ر |
| ضیاء الحق رد عیسائیت و جواب بعض اعتراضات متعلق پیشگوئی عبد اللہ آتھم عیسائی | اردو | ۲ر |
| سر الخلافہ۔ رد شیعہ | عربی | ۷ر |
| ست بچن ۱۱ر۔ آریہ دھرم ۴ر | اردو | ۱۵ر |
| اعجاز احمدی۔ مباحثہ موضع مد کا ذکر اور امرتسری مولوی فاضل ثناء اللہ کو تحدی | اردو عربی مترجم اردو | ۳ر |

مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

| نام کتب | زبان | قیمت |
|---|---|---|
| کشتی نوح۔ طاعون سے بچنے کا طریق اور احمدی تعلیم کی تفصیل | اردو | ۲ر |
| خطبہ الہامیہ۔ قربانی کی اصل حقیقت و ثبوت دعوے خود و تفسیر چند آیات | عربی مترجم فارسی و اردو | عہر |
| تحفہ غزنویہ۔ جواب اشتہار مولوی عبد الحق غزنوی۔ | اردو | ۳ر |
| تریاق القلوب۔ چند پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی تفصیل۔ | ” | ۱۲ر |
| براہین احمدیہ حصہ پنجم | ” | ۱۲ر |
| نجم الہدیٰ | چار زبان | للعہ |
| کلام محمود۔ صاحبزادہ صاحب کی نظموں کا مجموعہ۔ | اردو | ۴ر |
| خلافت احمدیہ و اظہار حقیقت۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد مسئلہ خلافت کا حل | اردو | ۱ر |

## ملنے کا پتہ
## دفتر اخبار الفضل قادیان



## جنازہ غائب

محمد عبد الغنی احمدی میرٹھی کی زوجہ ۱۸ دسمبر کو فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مخلص احمدیہ خاتون تھی۔ اشاعت اسلام اور دیگر دینی امور میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیتی تھی احباب سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔



احمدی طالب علموں کے واسطے سب احمدی بھائی بڑے تپاک اور خلوص دل سے دعائیں فرماویں۔ کہ خداوند کریم ہر ایک احمدی بھائی کو کالج اور سکول کے امتحانوں اور دینی امتحانوں میں کامیاب کرے۔ آمین

چوہدری غلام رسول صاحب چوہدری نظیر احمد صاحب چوہدری فضل احمد صاحب چوہدری عبد الحق صاحب اور دیگر دوستوں کے واسطے دعا کی سخت ضرورت ہے۔